

ذخیرہٴ اعمال

ماہ رمضان

اور

اجتماعی زندگی کے تقاضے

مشخصات کتاب

- نام کتاب : ذخیرہ اعمال۔ ماہ رمضان اور اجتماعی زندگی کے تقاضے
- مطابق فتاویٰ : حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السید علی الحسینی السیستانی دام ظلہ العالی
- اقتباس : از کتاب جدید فقہی مسائل (پانچویں فصل اجتماعی تعلقات)
- ونعمہ ہای آسمانی
- ترتیب و پیشکش : پروفیسر مولوی شیخ محمد رضی
- تصحیح : حجۃ الاسلام جناب مولانا سید محمد ذکی حسن
- حروف چینی : شیخ کوثر علی
- سن اشاعت : ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء
- ناشر : ویسٹرن ٹراول سروس،
- ۲۰/۲۴، ڈھبوا سٹریٹ، امام باڑہ باقریہ (بوہری محلہ)، ممبئی ۴۰۰۰۰۳۔

Website: www.westerntravels.in
Email: mahdi1429@gmail.com
Mobile: 9820057012 (Mohammed Mahdi)

برائے ایصالِ ثواب

و

ترقیع درجات

خانوادہ مُلاً محمد باقر طاب ثراہ

اور

مرحومینِ خدمتگذارِ ادارہٴ معین الزائرین، ممبئی نمبر ۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ كُنْ لَوْلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ

اے معبود! محافظ بن جا اپنے ولی حجت القائم بن حسن علیہ السلام کا

صَلِّوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ

تیری رحمت نازل ہو ان پر اور ان کے آباؤ اجداد پر

فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ

اس لمحہ میں اور ہر آنے والے لمحہ میں،

وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَدَلِيلًا وَعَيْنًا

ان کا مددگار بن جا نگہبان پیشوا، حامی، راہنما اور نگہدار بن جا

حَتَّى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعًا

یہاں تک کہ تو لوگوں کی چاہت سے انہیں زمین کی حکومت دے

وَتُبَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلًا.

اور مدتوں اس پر برقرار رکھے

فہرست

- ۷..... امیدویاس
- ۹..... شب اول ماہ رمضان کی دعائیں و اعمال
- ۱۰..... افطار کے موقع کی دعائیں و اعمال
- ۱۰..... افطار کے مستحبات:
- ۱۲..... ماہ رمضان کے مشترک اعمال
- ۱۶..... ماہ رمضان کی سحر کی دعائیں و اعمال
- ۱۷..... سب سے مختصر دعاء سحر
- ۱۹..... ماہ رمضان کے ذکر و دعاء
- ۲۵..... شب قدر کے مشترک اعمال
- ۲۷..... ۱۹ ویں شب کے مخصوص اعمال
- ۲۷..... ۲۱ ویں شب کے مخصوص اعمال
- ۲۸..... ۲۳ ویں شب کے مخصوص اعمال
- ۳۰..... ماہ رمضان کے دنوں کی دعائیں
- ۴۴..... شب آخر ماہ رمضان کی دعائیں و اعمال
- ۴۵..... اجتماعی زندگی کے تقاضے

۵۷	بزرگوں کی تعظیم
۶۲	حسن خلق
۶۳	ایفائے عہد
۶۴	شوہر داری
۶۸	امر بالمعروف ونہی عن المنکر
۷۳	رواداری
۸۲	غیبت
۸۵	بدگمانی
۸۶	فضول خرچی
۸۸	راہ خدا میں انفاق

امیدویاس

احادیث میں وارد ہوا ہے کہ ماہ مبارک رمضان کے ہر دن آخری وقت میں بوقت افطار خداوند کریم ایک لاکھ لوگوں کو جہنم سے نجات عطا فرماتا ہے اور جب شب جمعہ و روز جمعہ آجائے تو ہر ساعت میں ایک لاکھ لوگوں کو نجات دیتا ہے جن میں سے ہر ایک خدا کے عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔ اور پھر ماہ مبارک کے آخری شب و روز میں اتنے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے کل ماہ میں آزاد فرمائے تھے۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو ماہ رمضان میں بخشانہ جائے وہ اگلے سال کے ماہ رمضان تک بخشانہ جائے گا سوائے کہ عرفہ کے دن میدان عرفات میں حاضر ہو جائے۔ (اور وہاں طلب مغفرت کرے)۔

اے بندگان خدا!

کہیں ایسا نہ کہ ماہ رمضان ختم ہو جائے اور ہم سب کے گناہ باقی رہ جائیں اور جب بقیہ بندگان الہی اپنے روزوں کا اجر حاصل کر رہے ہوں، ہم لوگ محروم رہ جانے والوں اور نقصان اٹھانے والوں میں قرار پائیں۔ اس ماہ میں شب و روز تلاوت قرآن مجید کے ذریعہ سے تقرب اختیار کرنے کی کوشش کریں کہ یہ مہینہ قرآن کی بہار کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں نمازیں قائم کریں اور انہیں بوقت فضیلت بجالائیں،

عبادتوں میں کوشاں رہیں، توبہ و استغفار زیادہ کریں اور دعائیں مانگیں کہ بوقت نماز
خدا جلدی دعائیں قبول کرتا ہے۔

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

”روزہ دار کم اور بھوکے رہنے والے زیادہ ہیں۔“

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”روزہ صرف بھوک و پیاس کا نام نہیں ہے بلکہ اسکی کچھ شرطیں ہیں

کہ چنگی رعایت ہی سے روزہ مکمل ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی معنویت اور

خود کی حفاظت ہے.....“

شب اول ماہ رمضان کی دعائیں و اعمال

- ۱- چاند دیکھنا۔
- ۲- شب اول ماہ کا غسل۔
- ۳- قبر امام حسین عَلَيْهِ السَّلَام کی زیارت۔
- ۴- جب ماہ رمضان کے چاند کو دیکھے تو چہرہ قبلہ رخ کر کے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھائے اور چاند کو خطاب کرتے ہوئے یوں کہے:

رَبِّي وَ رَبُّكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ

میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اے معبود! اس چاند کو ہمارے لیے امن

وَ الْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالْبَسَارِعَةِ إِلَى مَا تَحِبُّ وَ تَرْضَى

ولمان اور سلامتی و تسلیم کے ساتھ طلوع کرو اور پسندیدہ چیزوں کی طرف جلدی کرنے کا ذریعہ بنا دے

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَهْرِنَا هَذَا وَ ارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَ عَوْنَهُ

اے معبود! اس مہینے میں ہم پر خیر و برکت نازل فرما اور ہمیں خیر و بھلائی سے ہمکنار کر دے

وَ اصْرِفْ عَنَّا ضَرًّا وَ شَرًّا وَ بَلَاءًا وَ فِتْنَةً.

اس مہینے میں ہم سے نقصان تکلیف میصبت اور آزمائش کو دور رکھ۔

- ۵۔ شب اول ماہ رمضان کے مستحبات میں سے ایک دعاء جو شن کبیر کا پڑھنا ہے۔
- ۶۔ اس طرح کچھ دعائیں اور بھی ہیں بالخصوص صحیفہ سجادیہ کی دعائیں نمبر ۴۳ و ۴۴ ان کو پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے۔

افطار کے موقع کی دعائیں و اعمال

افطار کے مستحبات:

- ۱۔ نماز کے بعد افطار۔
- ۲۔ افطار اس غذا سے جو حرام و شہناک نہ ہو، افطار کو کھجور یا گرم پانی، دودھ، مٹھائی یا قند سے شروع کرے۔
- ۳۔ وارد ہونے والی دعاؤں کا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ.

اے اللہ! تیرے لیے روزہ رکھتا ہوں تیرے رزق سے افطار کرتا ہوں اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں اسی طرح روایت میں ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام افطار کے وقت یوں پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ لَكَ صُومْنَا وَعَلَىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا
خدا کے نام سے اے اللہ! ہم نے تیرے لیے روزہ رکھا تیرے رزق سے افطار کیا

فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّيِّعُ الْعَلِيمُ.

پس اسے ہماری طرف سے قبول فرما بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

۴۔ پہلے لقمہ کو تناول کرتے وقت کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ يَا وَاَسِعَ الْمَغْفِرَاتِ لَا اَغْفِرُ لِي

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمن اور رحیم ہے اے وسیع مغفرت والے مجھے بخش دے۔

۵۔ افطار کے وقت سورہ قدر کا پڑھنا۔

۶۔ فقیروں کی مدد کرنا۔

۷۔ روزہ داروں کو افطار کرانا۔ (اگرچہ چند کھجوروں یا چند گھونٹ پانی ہی کے

ذریعہ ہو)

ماہ رمضان کے مشترک اعمال

وہ اعمال جنہیں ہر روز و شب میں انجام دے سکتے ہیں:

۱- اس دعاء کو پڑھنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِكَ وَ مِنْكَ اَطْلُبُ..... (اس دعاء کے لئے مفتح الجنان دیکھیں)

۲- واجب نمازوں کے بعد یہ دعاء پڑھیں:

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ

اے بلند تر اے بزرگی والے اے بخشنے والے اے مہربان

اَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّبِيْعُ الْبَصِيْرُ

تو ہی بڑائی والا پروردگار ہے کہ جس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سنے دیکھنے والا ہے

وَ هٰذَا شَهْرٌ عَظِيْمٌ وَ كَرِيْمٌ وَ شَرِيْفٌ وَ فَضْلَتُهُ عَلٰی الشُّهُوْرِ

اور یہ وہ مہینہ ہے جسے تو نے بزرگی دی عزت عطا کی بلندی بخشی اور سبھی مہینوں پر فضیلت عنایت کی ہے

وَ هُوَ الشُّهُرُ الَّذِيْ فَرَضْتَ صِيَامَهُ عَلٰی

اور یہ وہ مہینہ ہے جس کے روزے تو نے مجھ پر فرض کیے ہیں

وَ هُوَ شَهْرٌ رَمَضَانَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْآنَ

اور وہ ماہ مبارک رمضان ہے کہ جس میں تو نے قرآن اتارا ہے

مَا أَبْقَيْتَنِي فِي يُسْرِ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَسَعَةٍ رَمَقٍ

جب تک تو مجھے زندہ رکھے اپنی طرف سے آسانی، آرام اور وسعت رزق نصیب فرما

وَلَا تُخْلِنِي مِنْ تِلْكَ الْمَوَاقِفِ الْكَرِيمَةِ وَالشَّاهِدِ الشَّرِيفَةِ

مجھے ان بزرگی و کرامت والے مقامات اور مقدس پاکیزہ مزارات اور اپنے نبی کریم کے سبز گنبد کی

وَزِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ،

زیارت کرنے سے محروم نہ رکھ ان پر اور ان کی آل پر تیری رحمت ہو

وَفِي جَمِيعِ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكُنْ لِي اللَّهُمَّ

اور دنیا و آخرت سے متعلق میری تمام حاجات پوری فرما دے اے معبود!

إِنِّي أَسْأَلُكَ فِيمَا تَقْضَى وَتُقَدَّرُ مِنَ الْأَمْرِ الْبَحْتُمْرِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ شب قدر میں توجہ دینی امور طے فرماتا ہے اور جو محکم فیصلے کرتا ہے

مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يَرُدُّ وَلَا يُبَدِّلُ أَنْ تَكْتُبَنِي

کہ جن میں کسی قسم کی رد و بدل نہیں ہوتی ان میں میرا نام اپنے بیت اللہ (کعبہ)

مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْبَبْرُورِ حَجُّهُمْ،

کاج کرنے والوں میں لکھ دے کہ جن کا حج تمہیں منظور ہے

الْمَشْكُورِ سَعِيهِمْ، الْمَغْفُورِ ذُنُوبِهِمْ، الْمَكْفَرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ،

اور ان کی سعی مقبول ہے ان کے گناہ بخشے گئے اور ان کی خطا میں مٹا دی گئیں ہیں

وَاجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتَقْدِرُ أَنْ تَطِيلَ عُمْرِي وَتُوسِّعَ عَلَيَّ رِزْقِي،

اور اپنی قضاء و قدر میں میری عمر طولانی میری روزی و رزق کشادہ فرما

وَتَوَدِّدْ عَنِّي أَمَانَتِي وَدِينِي، آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ

اور مجھے ہر لمانت اور ہر قرض ادا کرنے کی توفیق دے ایسا ہی ہوا ہے جہانوں کے پالنے والے۔

۴۔ حضرت رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص ماہ رمضان میں ہر

نماز واجب کے بعد اس دعاء کو پڑھے تو حق تعالیٰ اس کے قیامت تک

کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے:

اللَّهُمَّ ادْخِلْ عَلَيَّ أَهْلَ الْقُبُورِ السُّمُورِ

اے معبود! قبروں میں دفن شدہ لوگوں کو شادمانی عطا فرما

اللَّهُمَّ اغْنِ كُلَّ فَقِيرٍ اللَّهُمَّ اشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ

اے معبود! ہر محتاج کو غنی بنا دے اے معبود! ہر بھوکے کو شکم سیر کر دے

اللَّهُمَّ اكْسُ كُلَّ عَرِيَانٍ اللَّهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِينٍ

اے معبود! ہر عریان کو لباس پہنا دے اے معبود! ہر مقروض کا قرض ادا کر

اللَّهُمَّ فَرِّجْ عَنِّي كُلَّ مَكْرُوبٍ اللَّهُمَّ رُدِّ كُلَّ غَرِيبٍ

اے معبود! ہر مصیبت زدہ کو آسودگی عطا کر اے معبود! ہر مسافر کو وطن واپس لا

اللَّهُمَّ فَكِّ كُلَّ أَسِيرٍ

اے معبود! ہر قیدی کو رہائی بخش دے

اللَّهُمَّ اصْدِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ

اے معبود! مسلمانوں کے امور میں سے ہر بگاڑ کی اصلاح فرما دے

اللَّهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيضٍ اللَّهُمَّ سُدِّ فَقْرُنَا بِغِنَاكَ

اے معبود! ہر مریض کو شفا عطا فرما اے معبود! اپنی ثروت سے ہماری محتاجی ختم کر دے

اللَّهُمَّ غَيِّرْ سُوءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ

اے معبود! ہماری بد حالی کو خوشحالی سے بدل دے

اللَّهُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ

اے معبود! ہمیں اپنے قرض ادا کرنے کی توفیق دے اور محتاجی سے بچالے

إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

ماہ رمضان کی سحر کی دعائیں و اعمال

سحر کے وقت کچھ چیزوں کی تاکید کی گئی ہے:

- ۱۔ سحری کرنا اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو۔
- ۲۔ سورہ قدر کی تلاوت کرنا۔
- ۳۔ استغفار کرنا۔
- ۴۔ دعاء سحری و دعاء ابو حمزہ ثمالی کا پڑھنا۔
- ۵۔ نماز شب کا پڑھنا۔
- ۶۔ روزہ کی نیت کرنا۔

سب سے مختصر دعاء سحر

يَا مَفْرُوعِي عِنْدَ كُرْبَتِي وَيَا عَوْفِي عِنْدَ شِدَّتِي

اے مصیبت میں میری پناہ گاہ اے سختی میں میرے فریاد رس

إِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَعِثْتُ وَبِكَ لُدْتُ لَا أَلُوذُ بِسِوَاكَ وَلَا أَطْلُبُ

ڈرا ہوا تیرے پاس آیا ہوں اور تجھ سے فریاد کرتا ہوں تیری طرف دوڑا ہوں اور تیرے غیر کی پناہ نہیں

الْفَرَّجَ بِرِ الْإِلَهِ مِنْكَ فَأَعِشْنِي وَفَرِّجْ عَنِّي

لیتا تیرے سوا کسی سے کشائش کا طالب نہیں ہوں پس میری فریاد سن اور کشائش عطا کر

يَا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ

اے وہ جو تھوڑا عمل قبول کرتا ہے اور بہت سے گناہ معاف کرتا ہے

اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيرَ

مجھ سے بھی تھوڑا عمل قبول فرما اور بہت سے گناہوں کو معاف کر دے

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

بے شک تو ہی بہت بخشنے والا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا تَبَاشِرُ بِهِ قَلْبِيْ

اے معبود! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوالی ہوں جو میرے دل میں جمادے

وَيَقِيْنًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَنْ يُصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ

اور ایسا یقین کہ جس سے میں یہ سمجھنے لگوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھا ہے

وَ رَضِيْنِيْ مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور مجھے اس زندگی پر شاد رکھ جو تو نے مجھے دی ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

يَا عَدْلِيْ فِيْ كُرْبَتِيْ وَيَا صَاحِبِيْ فِيْ شِدَّتِيْ

اے مصیبت میں میرے سرمایہ اے سختی میں میرے ساتھی

وَيَا وَّلِيْ فِيْ نِعْمَتِيْ وَيَا غَايَتِيْ فِيْ رَغْبَتِيْ اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِيْ

اے نعمت میں میرے سرپرست اور اے میری چاہت کے مرکز تو میرے عیبوں کا چھپانے والا

وَالْاَمِنْ رَوْعَتِيْ وَالْبَقِيْلُ عَثْرَتِيْ فَاغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ

خوف میں امان دینے والا اور میری غلطیاں معاف کرنے والا ہے پس میری خطائیں بخش دے

يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ.

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

ماہ رمضان کے ذکر و دعاء

ان سب کو پڑھے:

- ۱- دعاء ”اللَّهُمَّ هَذَا شَهْرٌ...“
- ۲- دس تسبیحیں: ”سُبْحَانَ اللَّهِ بَارِئِ السَّمِ...“
- ۳- دعاء ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ...“
- ۴- دعاء ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ...“ یہ سب منافع الجنان میں ہیں۔
انہیں اس ماہ میں ہر روز پڑھے۔
- ۵- روایت میں ہے ”جو اس دعاء کو ماہ رمضان کی ہر شب میں پڑھے تو اس کے چالیس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

اللَّهُمَّ رَبِّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ

اے اللہ! اے ماہ رمضان کے پروردگار کہ جس میں تو نے قرآن کریم نازل فرمایا

وَافْتَرَضْتَ عَلَى عِبَادِكَ فِيهِ الصِّيَامَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

اور اپنے بندوں پر اس ماہ میں روزے رکھنا فرض کیے محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما

وَازْنُرُقِنِي حَاجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِي هَذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ

اور مجھے اسی سال اپنے بیت الحرام (کعبہ) کا حج نصیب فرما

وَاعْفِرْ لِي تِلْكَ الذُّنُوبَ الْعِظَامَ

اور آئندہ سالوں میں بھی اور میرے اب تک کے تمام گناہان کبیرہ معاف کر دے

فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا رَحِيْمٌ يَا عَلِيْمٌ

کیونکہ سوائے تیرے انہیں کوئی معاف نہیں کر سکتا اے زیادہ رحم والے اے زیادہ علم والے۔

۶۔ ہر رات میں ہزار مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنٰكَ اِنَّا اَنْزَلْنٰكَ کی تلاوت کرے۔

۷۔ سو دفعہ سورہ لحم دُخَان کی تلاوت کرے (اگر ممکن ہو)۔

۸۔ ماہ رمضان کی ہر شب میں دعاء افتتاح پڑھے جو امام زمانہ (عج) سے نقل کی

گئی ہے۔

۹۔ امام صادق علیہ السلام سے یہ دعاء ماہ رمضان کی ہر شب میں پڑھنے کے لئے

وارد ہوئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ فِيمَا تَقْضِيْ وَتَقْدِرُ مِنْ

اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی قضاء و قدر میں محکم امور سے متعلق

الْأَمْرِ السَّخْتِ مَرِيئًا الْأَمْرِ الْحَكِيمِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ
 جو یقینی فیصلے کرتا ہے جو تیری وہ قضاء ہے کہ جس میں کسی بھی طرح کی تبدیلی اور پلٹ نہیں ہوتی
 أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمْ الْمَشْكُورُ
 اس میں میرا نام اپنے بیت الحرام (کعبہ) کے حاجیوں میں لکھ دے کہ جن کا حج تجھے منظور ہے
 سَعِيَهُمُ الْمَغْفُورُ ذُنُوبُهُمُ الْمَكْفَرُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَنْ تَجْعَلَ فِيمَا تَقْضِي
 ان کی سعی قبول ہے ان کے گناہ بخشے گئے ہیں اور ان کی خطائیں مٹادی گئی ہیں نیز اپنی قضاء
 وَتُقَدِّرَ أَنْ تُطِيلَ عُمْرِي فِي خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ وَتُوسِّعَ لِي رِزْقِي
 و قدر میں میری عمر طویل قرار دے جس میں بھلائی اور امن ہو میری روزی میں فراخی دے
 وَتَجْعَلَنِي مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي.
 اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جن کے ذریعے تو اپنے دین کی مدد کرتا ہے اور میری جگہ کسی اور کو نہ دے
 ۱۰۔ ماہ رمضان کی ہر شب میں خصوصاً آخری دس راتوں میں یہ پڑھے:

أَعُوذُ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ

میں تیری ذات کریم کی جلالت کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں

أَنْ يَنْقُضِيَ عَنِّي شَهْرَ رَمَضَانَ أَوْ يَطْلِعَ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَتِي هَذِهِ
 اس سے کہ میرا ماہ رمضان گزر جائے یا میری آج کی رات کے بعد اگلی صبح طلوع ہو جائے

وَلَكَ قَبْلَ تَبِعَةٍ أَوْ ذَنْبٍ تُعَذِّبُنِي عَلَيْهِ.

اور میرے لئے کوئی سزا باقی ہو جس پر تو مجھے عذاب کرے

۱۱۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ماہ رمضان میں

اول سے آخر تک روز و شب میں اس ذکر کو زیادہ پڑھنا مستحب ہے:

يَا ذَا الَّذِي كَانَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، ثُمَّ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ،

اے وہ جو ہر چیز سے پہلے موجود تھا پھر ہر ایک چیز کو پیدا کیا

ثُمَّ بَيَّنَّنِي وَيَفْعَلِي كُلُّ شَيْءٍ يَا ذَا الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ،

تو وہ جو باقی رہے گا اور ہر چیز فنا ہو جائے گی اے وہ جس کی مانند کوئی چیز نہیں

وَيَا ذَا الَّذِي لَيْسَ فِي السَّمَاوَاتِ الْعُلَى، وَلَا فِي الْأَرْضِينَ السُّفْلَى،

اے وہ جو نہ بلند آسمانوں میں ہے اور نہ پست ترین زمینوں میں ہے

وَلَا فَوْقَهُنَّ وَلَا تَحْتَهُنَّ وَلَا بَيْنَهُنَّ إِلَهٌ يُعْبَدُ غَيْرُهُ،

اور نہ ان کے اوپر اور نہ ان کے نیچے ہے اور نہ درمیان میں ہے وہ معبود جس کے سوا کوئی معبود نہیں

لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا يَقْوَىٰ عَلَىٰ إِحْصَائِهِ إِلَّا أَنْتَ،

تیرے لئے حمد ہے وہ حمد کہ کوئی اسے شمار نہ کر سکے سوائے تیرے

فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً لَا يَقْوَىٰ عَلَىٰ إِحْصَائِهَا إِلَّا أَنْتَ.

پس حضرت محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرماوہ رحمت کہ کوئی اسے شمار نہ کر سکے سوائے تیرے

۱۲- مستحب ہے کہ ماہ رمضان کی ہر شب میں دو رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد و تین مرتبہ سورہ توحید پڑھے۔ پھر سلام کے بعد یوں کہے:

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ حَفِيظٌ لَا يَغْفُلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ رَحِيمٌ لَا يَعْجَلُ
پاک تر ہے وہ خدا جو ایسا نگہبان ہے غافل نہیں ہوتا، پاک تر ہے وہ مہربان جو جلدی نہیں کرتا

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو سُبْحَانَ مَنْ هُوَ دَائِمٌ لَا يَلْهُو
پاک تر ہے وہ قائم جو کبھی بھولتا نہیں پاک تر ہے وہ ہمیشہ رہنے والا جو کھیل میں نہیں پڑتا۔
پھر تسبیحات اربعہ کو سات دفعہ پڑھے اور پھر یہ پڑھے:

سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ يَا عَظِيمُ اغْفِرْ لِي الذَّنْبَ الْعَظِيمَ
تو پاک تر ہے تو پاک تر ہے اے بڑائی والے میرے بڑے بڑے گناہ معاف کر دے۔
پھر دس دفعہ صلوات پڑھے۔

جو اس نماز کو بجالائے حق تعالیٰ اس کے ستر ہزار گناہ معاف فرماتا ہے۔

۱۳- اس ماہ کے مستحبات میں یہ ہے کہ ہر روز کم از کم سو دفعہ صلوات پڑھے۔

۱۴- ہر روز ان تسبیحات کو سو دفعہ پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے:

سُبْحَانَ الضَّارِّ النَّافِعِ سُبْحَانَ الْقَاضِيِّ بِالْحَقِّ،
پاک ہے نقصان و نفع دینے والا پاک ہے وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا

سُبْحَانَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى سُبْحَانَكَ وَبِحَبْدِكَ، سُبْحَانَكَ وَتَعَالَى.

پاک ہے وہ بلند و برتر پاکیزگی ہی اس کی حمد کے ساتھ پاکیزگی ہے اس کی اور بلندی۔

۱۵۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ماہ رمضان کی آخری

دس راتوں میں یہ پڑھے: اَعُوذُ بِجَلَالِ... ذَنْبٍ اَوْ تَبِعَتْهُ تَعَذُّبِي عَلَيْهِ.

۱۶۔ اسی طرح آخری دس راتوں میں واجب و مستحب نمازوں کے بعد اس

دعاء کا پڑھنا مستحب ہے:

اللَّهُمَّ ادِّعْنَا حَقَّ مَا مَضَى مِنْ شَهْرٍ مَضَى وَ اغْفِرْ لَنَا تَقْصِيرَنَا فِيهِ

اے معبود ماہ رمضان کا جو حق ہماری طرف رہ گیا ہو وہ ہماری جانب سے ادا کر دے ہمارا یہ قصور

وَتَسَلِّتْهُ مِنَّا مَقْبُولًا، وَلَا تَأْخِذْنَا بِإِسْرَافِنَا عَلَى أَنْفُسِنَا،

معاف فرما اور اسے ہم سے پورا پورا قبول فرما اس ماہ میں ہم نے اپنے نفس پر جو زیادتی کی اس پر ہمیں نہ پکڑ

وَأَجْعَلْنَا مِنَ الْبَرِّ حُومِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْبَحْرِ وُومِينَ.

اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جن پر رحم ہو چکا ہے اور ہمیں ناکام لوگوں میں قرار نہ دے۔

۱۷۔ ہر روز تین مرتبہ یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَنِي

اے معبود! میں دعا کرتا ہوں تجھ سے جیسا کہ تو نے حکم دیا

فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي

پس میری دعا قبول کر جیسا کہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا۔

شب قدر کے مشترک اعمال

- ۱۔ غسل (غروب آفتاب سے جتنا قریب کیا جائے بہتر ہے)۔
- ۲۔ دو رکعت نماز جس میں ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سب دفعہ سورہ توحید پڑھے اور نماز کے بعد ستر دفعہ کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ۔
- ۳۔ قرآن مجید کو کھول کر چہرے کے مقابل قرار دے اور یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِکِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ وَمَا فِیْهِ

اے معبود! بے شک سوال کرتا ہوں تیری نازل کردہ کتاب کے واسطے سے اور جو کچھ اس میں ہے

وَ فِیْهِ اسْمُکَ الْاَکْبَرُ وَ اَسْأَلُکَ الْحُسْنٰی وَ مَا یَخَافُ

اس کے واسطے اور اس میں تیرا بزرگتر نام ہے اور تیرے دیگر اچھے اچھے نام بھی ہیں اور وہ جو خوف

وَ یُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عِتْقَائِکَ مِنَ النَّارِ۔

وامید دلاتا ہے سوائی ہوں کہ مجھے ان میں قرار دے جن کو تو نے آگ سے آزاد کر دیا۔

پھر اپنی حاجت کو بارگاہ رب میں پیش کرے۔

۴۔ قرآن مجید کو سر پر رکھ کر یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ بِحَقِّ هَذَا الْقُرْآنِ وَبِحَقِّ مَنْ أَرْسَلْتَهُ بِهِ

اے معبود! اس قرآن کے واسطے اور اس کے واسطے جسے تو نے اس کے ساتھ بھیجا

وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهُ فِيهِ

اور ان مومنین کے واسطے جن کی تو نے اس میں مدح کی ہے

وَبِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فَلَا أَحَدًا أَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ.

اور ان پر تیرے حق کا واسطہ پس کوئی نہیں جانتا تیرے حق کو تجھ سے بڑھ کر۔

پھر دس دفعہ کہے:

بِكَ يَا اللَّهُ، بِمُحَمَّدٍ، بِعَلِيٍّ، بِفَاطِمَةَ، بِالْحَسَنِ،

اے اللہ تیرا واسطہ، محمد کا واسطہ، علیؑ کا واسطہ، فاطمہؑ کا واسطہ، حسنؑ کا واسطہ

بِالْحُسَيْنِ، بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

حسینؑ کا واسطہ، علی بن الحسینؑ کا واسطہ، محمد بن علیؑ کا واسطہ، جعفر بن محمدؑ کا واسطہ

بِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، بِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى، بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ،

موسی بن جعفرؑ کا واسطہ، علی بن موسیٰؑ کا واسطہ، محمد بن علیؑ کا واسطہ

بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، بِالْحُجَّةِ

علی بن محمدؑ کا واسطہ، حسن بن علیؑ کا واسطہ، حجت القائمؑ کا واسطہ

- ۵۔ شب قدر کی مخصوص زیارت امام حسین عَلَيْهِ السَّلَام
- ۶۔ دعاء جوشن کبیر پڑھنا۔
- ۷۔ تمام رات کو جاگ کر عبادت کرے۔
- ۸۔ سور کعت نماز پڑھے۔ (اگر نمازیں قضا ہو گئی ہوں تو ۶ دن کی قضا پڑھے)
- ۹۔ یہ دعاء پڑھے: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَبْدًا... (اس دعاء کے لئے مفاہیح الجنان دیکھیں)**

۱۹ ویں شب کے مخصوص اعمال

- ۱۔ سو دفعہ کہے: **سُوَدَفَعَهُ اللَّهُ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ**
- ۲۔ سو دفعہ کہے: **اللَّهُمَّ الْعَنْ قَتْلَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ**
- ۳۔ یہ دعاء پڑھے: **يَا ذَا الذِّمِّي كَان... إِلَّا أَنْتَ.**

۲۱ ویں شب کے مخصوص اعمال

اس شب کی فضیلت گذشتہ سے زیادہ ہے۔ اس شب کے عمومی اعمال کے علاوہ مخصوص اعمال یہ ہیں:

- ۱- زیادہ صلوات پڑھے۔
 - ۲- حضرات آل محمد علیہم السلام کے ظالموں پر لعنت بھیجے۔
 - ۳- حضرت امیر المومنین علیؑ کے قاتل پر لعنت بھیجے۔
 - ۴- مفتاح الجنان میں لکھی دعاؤں کو پڑھے۔
- مناسب ہے کہ اس شب میں حضرت امیر المومنین علیؑ کی زیارت پڑھے۔

۲۳ ویں شب کے مخصوص اعمال

اس شب کی فضیلت گذشتہ دو شبوں سے کہیں زیادہ ہے۔ متعدد احادیث کے مطابق یہی رات شب قدر ہے۔ اس شب کے عمومی اعمال کے علاوہ مخصوص اعمال

یہ ہیں:

- ۱- سورہ عنکبوت کو پڑھے۔
- ۲- سورہ روم کو پڑھے۔
- ۳- سورہ دخان کو پڑھے۔
- ۴- ہزار دفعہ سورہ قدر پڑھے۔
- ۵- دعاء فرج اللہم کُنْ لَوْلِيَّكَ الْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ... کو بار بار پڑھے۔
- ۶- مفتاح الجنان میں موجود دعاؤں کو پڑھے۔

اس شب میں اور ماہ رمضان کی آخری شب میں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

يَا مُدَبِّرَ الْأُمُورِ، يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ،

اے کاموں کو منظم کرنے والے، اے قبروں سے اٹھا کھڑا کرنے والے،

يَا مُجْرِيَ الْبُحُورِ، يَا مُلَيِّنَ الْحَدِيدِ لِدَاوُدَ

اے دریاؤں کو رواں کرنے والے، اے داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو موم بنانے والے،

صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَفْعَلِ بِي كَذَا وَكَذَا

محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور کر دے میرے لیے یہ اور یہ میرے لیے ایسے ایسے کر دے

پھر اپنی حاجت بیان کرے اور کہے:

اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ

اسی رات اسی رات

۷۔ اول شب و آخر شب میں غسل کرے۔

۸۔ امام حسین علیہ السلام کی مخصوص زیارت پڑھے۔

۹۔ صحیفہ سجادیه کی دعائیں خصوصاً دعاء توبہ اور دعاء مکارم الاخلاق پڑھے۔

ماہ رمضان کے دنوں کی دعائیں

ابن عباس نے رسول اکرم ﷺ سے ماہ رمضان میں ہر روز پڑھی جانے والی خاص دعائیں نقل کی ہیں جو بڑی بافضیلت و باعث ثواب ہیں:

پہلے دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِيْ فِيْهِ صِيَامَ الصّٰلِحِيْنَ
اے معبود! میرا آج کا روزہ حقیقی روزے داروں جیسا قرار دے

وَ قِيَامِيْ فِيْهِ قِيَامَ التّٰقِيْنَ

میری عبادت کو سچے عبادت گزاروں جیسی قرار دے

وَ نَبِّهْنِيْ فِيْهِ عَنْ نَوْمَةِ الْغٰفِلِيْنَ

آج مجھے غافل لوگوں جیسی نیند سے بیدار کر دے

وَ هَبْ لِيْ جُزْءِيْ فِيْهِ يَا اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ

اور آج میرے گناہ بخش دے اے جہانوں کے پالنے والے

وَ اَعْفُ عَنِّيْ يَا عَافِيَا عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ.

اور مجھ سے درگزر کر اے گناہگاروں سے درگزر کرنے والے

دوسرے دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنِيْ فِيْهِ اِلَى مَرْضَاتِكَ وَجَنِّبْنِيْ فِيْهِ مِنْ سَخِيْطِكَ

اے معبود! آج کے دن مجھے اپنی رضاؤں کے قریب کر دے آج کے دن مجھے اپنی ناراضی

وَنَقِمَاتِكَ وَوَقِّفْنِيْ فِيْهِ لِقَرَأَةِ آيَاتِكَ بِرَحْمَتِكَ

اور اپنی سزاؤں سے بچائے رکھ اور آج کے دن مجھے اپنی آیات پڑھنے کی توفیق دے اپنی رحمت سے

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

تیسرے دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ فِيْهِ الدِّهْنَ وَالتَّنْبِيْهَ وَبَاعِدْنِيْ فِيْهِ مِنَ السَّفَاهَةِ

اے معبود! آج کے دن مجھے ہوشیار آگاہی عطا فرما مجھے ہر طرح کی ناسمجھی اور بے راہ روی سے

وَالتَّسْوِيْهِ وَاجْعَلْ لِيْ نَصِيْبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنَزِّلُ فِيْهِ بِجُودِكَ

بچاکے رکھ اور مجھ کو ہر اس بھلائی میں سے حصہ دے جو آج تیری عطاؤں سے نازل ہو

يَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ.

اے سب سے زیادہ عطا کرنے والے۔

چوتھے دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ قَوِّمْنِيْ فِيْهِ عَلٰى اِقَامَةِ اَمْرِكَ

اے معبود! آج کے دن مجھے قوت دے کہ تیرے حکم کی تعمیل کروں

وَ اذْقِنِي فِيهِ حَلَاوَةَ ذِكْرِكَ

اس میں مجھے اپنے ذکر کی مٹھاس کا مزہ عطا کر

وَ اَوْزِعْنِي فِيهِ لِاَدَاءِ شُكْرِكَ بِكَرَمِكَ

آج کے دن اپنے کرم سے مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق دے

وَ احْفَظْنِي بِحِفْظِكَ وَ سِتْرِكَ يَا اَبْصَرَ السَّاطِرِينَ

مجھے اپنی نگہداری اور پردہ پوشی کی حفاظت میں رکھ اے دیکھنے والوں میں زیادہ دیکھنے والے۔

پانچویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ

اے معبود! آج کے دن مجھے بخش مانگنے والوں میں سے قرار دے

وَ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الْقَاتِتِينَ

آج کے دن مجھے اپنے نیکو کار عبادت گزار بندوں میں سے قرار دے

وَ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ اَوْلِيَاءِكَ الْمُتَّقِينَ

اور آج کے دن مجھے اپنے نزدیک دوستوں میں سے قرار دے

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اپنی محبت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

چھٹے دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ لَا تَخْذُ لِنِيْ فِيْهِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِيَّتِكَ

اے معبود! آج کے دن مجھے چھوڑ نہ دے کہ تیری نافرمانی میں لگ جاؤں

وَلَا تَضْرِبْنِيْ بِسِيَاطِ نَقْمَتِكَ

اور نہ مجھے اپنے غضب کا تازیانہ مار

وَرَحِّحْنِيْ فِيْهِ مِنْ مُّوْجِبَاتِ سَخَطِكَ بِمَنْتِكَ

آج کے دن مجھے اپنے احسان و نعمت سے مجھے اپنی ناراضی کے کاموں سے بچائے رکھ

وَ اِيَادِيْكَ يَا مُنْتَهٰى رَغْبَةِ الرَّاٰغِبِيْنَ .

اے رغبت کرنے والوں کی آخری امید گاہ۔

ساتویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ فِيْهِ عَلٰى صِيَامِهٖ وَ قِيَامِهٖ

اے معبود! آج کے دن مجھے روزہ رکھنے اور عبادت کرنے میں مدد دے

وَ جَنِّبْنِيْ فِيْهِ مِنْ هَفْوٰٓتِهٖ وَ اَشَامِهٖ

اور اس میں مجھے بے کار باتوں اور گناہوں سے بچائے رکھ

وَ اَرْزُقْنِيْ فِيْهِ ذِكْرَكَ بِدَوَامِهٖ بِتَوْفِيْقِكَ

اور اس میں مجھے یہ توفیق دے کہ ہمیشہ تیرے ذکر و فکر میں رہوں

يَا هَادِيَ الْبُضِيِّينَ.

اے گمراہوں کو ہدایت دینے والے

آٹھویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ رَحْمَةً الْأَيْتَامِ وَإِطْعَامَ الْعَامِرِ وَافْشَاءَ السَّلَامِ
اے معبود! آج کے دن مجھے یتیموں پر رحم کرنے، ان کو کھانا کھلانے اور کھلے دل سب کو سلام کہنے

وَصُحْبَةَ الْكِرَامِ بِطَوْلِكَ يَا مَلْجَأَ الْأَمِلِينَ.

اور شرفاء کے پاس بیٹھنے کی توفیق دے اپنے فضل سے اے آرزو مندوں کی پناہ گاہ۔

نویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ نَصِيبًا مِنْ رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ
اے معبود! آج کے دن مجھے اپنی وسیع رحمت میں سے بہت زیادہ حصہ دے

وَاهْدِنِي فِيهِ لِبِرَاهِينِكَ السَّاطِعَةِ

اس میں مجھ کو اپنے روشن دلائل کی ہدایت فرما

وَخُذْ بِنَا صِيَّتِي إِلَى مَرْضَاتِكَ الْجَامِعَةِ

اور میری مہار پکڑ کے مجھے اپنی ہمہ جہتی رضاؤں کی طرف لے جا

بِحَبَبَتِكَ يَا أَمَلَ الْبُشْتَانِيِّينَ.

اپنی محبت سے اے شوق رکھنے والوں کی آرزو۔

دسویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْهِ مِّنَ الْمَتَوَكِّلِيْنَ عَلَيْكَ

اے معبود! آج کے دن مجھے ان لوگوں میں رکھ جو تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں

وَ اجْعَلْنِيْ فِيْهِ مِّنَ الْفَائِزِيْنَ لَدَيْكَ

اس میں مجھے ان میں قرار دے جو تیرے حضور کامیاب ہیں

وَ اجْعَلْنِيْ فِيْهِ مِّنَ الْمُتَّقِّرِّ بَيْنَ اَيْتِكَ

اور اس میں اپنے احسان و کرم سے مجھے اپنے نزدیکی لوگوں میں قرار دے

بِاِحْسَانِكَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ.

اے طلبگاروں کے مقصود۔

گیارہویں دن کی دعا:

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْ فِيْهِ الْاِحْسَانَ وَ كَرِّهْ اِلَيْ فِيْهِ الْفُسُوْقَ

اے معبود! آج کے دن نیکی کو میرے لئے پسندیدہ فرما دے اس میں گناہ و نافرمانی کو

وَ الْعِصْيَانَ وَ حَرِّمْ عَلَي فِيْهِ السُّخْطَ وَ النَّيْرَانَ

میرے لئے ناپسندیدہ بنا دے اور اس میں غیظ و غضب کو مجھ پر حرام کر دے اپنی حمایت کے ساتھ

بِعُوْنِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَنْغِيْثِيْنَ.

اے فریادپوں کے فریادرس۔

بارہویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ زَيِّنِي فِيهِ بِالسِّتْرِ وَالْعِفَافِ وَاسْتُرْنِي فِيهِ بِبِلْبَاسِ الْقُنُوعِ
اے معبود! آج کے دن مجھے پردے اور پاکدامنی سے زینت دے اس میں مجھے قناعت
وَ الْكِفَافِ وَ احْبِلْنِي فِيهِ عَلَى الْعَدْلِ وَالْإِنصَافِ وَ امْتِنِي فِيهِ مِنْ كُلِّ
اور خودداری کے لباس سے ڈھانپ دے اس میں مجھے عدل و انصاف پر آمادہ فرما اور اس میں مجھے
مَا آخَافُ بِعَضْبَتِكَ يَا عَصْبَةَ الْخَائِفِينَ.

لہنی پناہ کے ساتھ ان چیزوں سے امن دے جن سے ڈرتا ہوں اے ڈرنے والوں کی پناہ۔

تیرہویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي فِيهِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْأَقْدَارِ
اے معبود! آج کے دن مجھ کو میل کچیل سے پاک و صاف رکھ
وَ صَبِّرْنِي فِيهِ عَلَى كَائِنَاتِ الْأَقْدَارِ وَ وَفَّقْنِي فِيهِ لِلتَّقِي
اس میں مجھے مقدر شدہ مشکلات پر صبر عطا فرما اور آج لہنی مدد کے ساتھ مجھ کو پرہیزگاری
وَ صُحْبَةِ الْأَبْرَارِ بِعَوْنِكَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْمَسَاكِينِ.
اور نیکوکاروں کے ساتھ رہنے کی توفیق دے اے بے چاروں کی خشکی چشم۔

چودھویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي فِيهِ بِالْعَثَرَاتِ وَأَقِلْنِي فِيهِ مِنَ الْخَطَايَا

اے معبود! آج کے دن لغزشوں پر میری گرفت نہ فرما اس میں میری خطاؤں

وَالْهَفَوَاتِ وَلَا تَجْعَلْنِي فِيهِ عَرَضًا لِلْبَلَايَا وَالْأَفَاتِ

اور فضول باتوں سے درگزر کر اور آج مجھ کو مشکلوں اور مصیبتوں کا نشانہ قرار نہ دے بواسطہ

بِعِزَّتِكَ يَا عَزَّالْمُسْلِمِينَ.

اپنی عزت کے اے مسلمانوں کی عزت۔

پندرہویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ طَاعَةَ الْخَاشِعِينَ وَاشْرَحْ فِيهِ صَدْرِي

اے معبود! آج کے دن مجھے خاشعین کی سی اطاعت نصیب فرما اور اس میں دلدادہ لوگوں

بِإِنَابَةِ الْمُخْتَبِينَ بِأَمَانِكَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ.

ایسی بازگشت کیلئے میرا سینہ کھول دے اپنی پناہ کے ساتھ اے خوف زدوں کی پناہ۔

سولہویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ وَفِّقْنِي فِيهِ لِمَا وَقَفَقَةِ الْأَبْرَارِ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِرَاقِقَةَ الْأَشْرَارِ

اے معبود! آج کے دن مجھے نیکوں سے سگت کرنے کی توفیق عطا فرما اس میں مجھ کو بروں کے

وَإُوْنِي فِيهِ بِرَحْمَتِكَ إِلَى دَارِ الْقَرَارِ

ساتھ سے بچائے رکھ اور اس میں اپنی رحمت سے مجھے دارالقرار میں جگہ عطا فرما

بِالْهَيْتِكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ.

بواسطہ اپنی معبودیت کے اے جہانوں کے معبود۔

ستر ہویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيهِ لِمَصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَاقْضِ لِي فِيهِ الْحَوَائِجَ

اے معبود! آج کے دن مجھے نیک اعمال بجالانے کی ہدایت دے اور اس میں میری حاجتیں

وَالْأَمَالَ يَا مَنْ لَا يَحْتَجُّ إِلَى التَّفْسِيرِ وَالسُّؤْلِ يَا عَالِبًا بِنَا

اور خواہشیں پوری فرما دے وہ جو سوال کرنے اور ان کی تشریح کا محتاج نہیں اے ان باتوں کے

فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ.

جاننے والے جو اہل عالم کے سینوں میں ہیں محمد اور ان کی پاکیزہ آل پیغمبر پر رحمت نازل فرما۔

اٹھار ہویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ نَبِّهْنِي فِيهِ لِبَرَكَاتِ أَسْحَارِهِ وَنُورِ فِيهِ قَلْبِي بِضِيَاءِ

اے معبود! آج کے دن مجھ کو اس مہینے کی سحریوں کی برکتوں سے آگاہ کر اس میں میرے دل کو اسکی

أَنْوَارِهِ وَخُذْ بِكُلِّ أَعْضَانِي إِلَى اتِّبَاعِ إِثَارِهِ

روشنیوں سے چمکادے اور اس میں میرے اعضاء کو اس ماہ کے احکام پر عمل کرنے کی طرف لگا دے

بِنُورِكَ يَا مَنْوَرِ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ.

بواسطہ اپنے نور کے اے پہچان والوں کے دلوں کو روشن کرنیوالے۔

انیسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ وَفِّرْ فِيهِ حَظِّي مِنْ بَرَكَاتِهِ وَ سَهِّلْ سَبِيلِي إِلَى خَيْرَاتِهِ
اے معبود! آج کے دن اس ماہ کی برکتوں میں میرا حصہ بڑھا دے اس کی بھلائیوں کیلئے میرا راستہ آسان
وَلَا تَحْرِمْ مِنِّي قُبُولَ حَسَنَاتِي يَا هَادِيًا إِلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ.
فرما اور میری نیکیوں کی قبولیت سے مجھے محروم نہ کر اے روشن حق کی طرف ہدایت کرنے والے۔
بیسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي فِيهِ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ وَأَغْلِقْ عَنِّي فِيهِ أَبْوَابَ النَّارِ
اے معبود! آج میرے لئے جنت کے دروازے کھول دے اور آج مجھ پر جہنم کے دروازے بند فرما دے
وَوَفَّقْنِي فِيهِ لِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ يَا مُنْزِلَ السَّكِينَةِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ.
اور آج مجھے قرآن پڑھنے کی توفیق دے اے ایمان داروں کے دلوں کو تسلی بخشنے والے۔
ایکسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ دَلِيلًا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ
اے معبود! آج کے دن اپنی رضاؤں کی طرف میری رہنمائی کا سامان کر اور اس میں شیطان کو
فِيهِ عَلَيَّ سَبِيلًا وَ اجْعَلِ الْجَنَّةَ لِي مَنزِلًا وَ مَقِيلًا
مجھ پر کسی طرح کا اختیار نہ دے اور جنت کو میرا مقام اور ٹھکانہ قرار دے

يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِينَ.

اے طلبگاروں کی حاجتیں پوری کرنے والے۔

بائیسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي فِيهِ أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ فِيهِ

اے معبود! آج کے دن میرے لئے اپنے کرم کے دروازے کھول دے اس میں مجھ پر لہنی
برکاتِ تِکْ وَ وَفَّقْنِي فِيهِ لِمَوْجِبَاتِ مَرْضَاتِكَ وَ أَسْكِنْنِي فِيهِ بِحُبُوحَاتِ
برکتیں نازل فرما اس میں مجھے لہنی رضاؤں کے ذرائع اختیار کرنے کی توفیق دے اور اس میں مجھ
جَنَاتِكَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْبُضْطَرِّينَ.

کو مرکز بہشت میں سکونت عنایت فرما اے بے قرار لوگوں کی دعائیں قبول فرمانے والے۔

تیسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي فِيهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَ طَهِّرْنِي مِنَ الْعُيُوبِ

اے معبود! آج کے دن میرے گناہوں کو دھو ڈال میرے عیوب و نقائص دور فرما دے اور اس میں
وَ اَمْتَحِنْ قَلْبِي فِيهِ بِتَقْوَى الْقُلُوبِ يَا مُقِيلَ عَثْرَاتِ الْمُنْذَبِينَ.
میرے دل کو آزما کر اہل تقویٰ کا درجہ دے اے گناہگاروں کی لغزشیں معاف کرنے والے۔
چوبیسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ ابْنِي أَسْأَلُكَ فِيهِ مَا يُرْضِيكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ مَتَابُؤِ ذِيكَ
اے معبود! آج کے دن میں وہ چیز مانگتا ہوں جو تجھے پسند ہے اور اس چیز سے پناہ لیتا ہوں جو تجھے ناپسند ہے

وَأَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ فِيهِ لِأَنَّ أُطِيعَكَ وَلَا أَعْصِيكَ
اور اس میں تجھ سے توفیق مانگتا ہوں تاکہ میں فرمانبرداری کروں اور تیری نافرمانی نہ کروں

يَا جَوَادَ السَّائِلِينَ.

اے سائلوں کو بہت عطا کرنے والے۔

پچیسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مُحِبًّا لِأَوْلِيَاءِكَ وَمُعَادِيًّا لِأَعْدَائِكَ
اے معبود! آج کے دن مجھے اپنے دوستوں کا دوست قرار دے اور اپنے دشمنوں کا دشمن
مُسْتَتَابًا بِسَيِّئَةِ خَاتِمِ أَنْبِيَائِكَ يَا عَاصِمَ قُلُوبِ النَّبِيِّينَ.
نیز مجھے اپنے نبیوں کے خاتم کی سنت پر قائم رکھ اے نبیوں کے دلوں کی نگہداری کرنے والے۔

چھبیسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَعْيِي فِيهِ مَشْكُورًا وَذَنْبِي فِيهِ مَغْفُورًا وَعَمَلِي
اے معبود! آج کے دن میری کوشش کو پسندیدہ قرار دے اس میں میرے گناہ کو معاف اور اس میں
فِيهِ مَقْبُولًا وَعَيْبِي فِيهِ مَسْتُورًا يَا أَسْبَغَ السَّامِعِينَ.
میرے عمل کو مقبول اور اس میں میرے عیب کو چھپا ہوا قرار دے اے سب سے زیادہ سننے والے۔

ستا تیسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ فَضْلَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَصَيِّرْ أُمُورِي فِيهِ
اے معبود! آج کے دن مجھے شب قدر کا فضل نصیب فرمادے اس میں میرے معاملوں کو مشکل سے

مِنَ الْعُسْرِ إِلَى الْيُسْرِ وَاقْبَلْ مَعَاذِي وَحُطِّ عَنِّي الذَّنْبَ وَالْوِزْرَ
آسان بنا دے اور میرا عذر و معذرت قبول کر لے اور میرا گناہ معاف اور بوجھ دور کر دے

يَا رَوْفًا لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ.

اے اپنے نیکو کار بندوں کے ساتھ مہربانی کرنے والے

اٹھائیسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ وَقِّرْ حَظِّي فِيهِ مِنَ النَّوَافِلِ وَأَكْرِمْ مَنِي فِيهِ بِأَحْضَارِ
اے معبود! آج کے دن نفل عبادت سے مجھے بہت زیادہ حصہ دے اور اس میں مجھے مسائل دین یاد

الْمَسَائِلِ وَقَرِّبْ وَسِيَلَتِي إِلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْوَسَائِلِ
کرنے سے عزت دے اور اس میں تمام وسیلوں میں سے میرے وسیلے کو اپنے حضور قریب تر فرما

يَا مَنْ لَا يَشْغُلُهُ الْحَاحُ الْمُلْحِحِينَ.

اے وہ ذات جسے اصرار کرنے کا اصرار دوسروں سے غافل نہیں کرتا

انتیسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ غَشِيْنِيْ فِيْهِ بِالرَّحْمَةِ وَازُقْنِيْ فِيْهِ التَّوْفِيْقَ
اے معبود! آج کے دن مجھے رحمت سے ڈھانپ دے اس میں مجھے نیکی کی توفیق

وَ الْعِصْمَةَ وَ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنْ غِيَاْهِبِ التُّهْمَةِ
اور برائی سے تحفظ نصیب فرما اور میرے دل کو تہمت تراشی کی تاریکیوں سے پاک کر دے

يَا رَحِيْمًا بَعْبَادِ الْاُمُوْمِيْنَ.

اے اپنے ایماندار بندوں پر بہت مہربان۔

تیسویں دن کی دعا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِيْ فِيْهِ بِالسُّكْرِ وَالْقُبُوْلِ عَلٰى مَا تَرْضَا
اے معبود! میرے اس ماہ کے روزوں کو پسندیدہ اور قبول کیئے ہوئے قرار دے اس صورت میں جس

وَيَرْضَا الرَّسُوْلُ مُحْكَمَةً فُرُوْعُهُ بِالْاَصُوْلِ بِحَقِّ
کو تو اور تیرا رسول پسند فرماتا ہے کہ اس کے فروع اس کے اصول سے پختہ تعلق رکھتے ہوں بواسطہ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اِلٰهِ الطَّاهِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.
ہمارے سردار حضرت محمد اور ان کی پاکیزہ آل علیہ السلام کے اور حمد ہے خدا کیلئے جو جہانوں کا رب ہے۔

شب آخر ماہ رمضان کی دعائیں و اعمال

- ۱۔ غسل کرے۔
- ۲۔ زیارت امام حسین علیہ السلام پڑھے۔
- ۳۔ سورہ انعام، کہف و بئس پڑھے۔
- ۴۔ سو دفعہ کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ.
- ۵۔ دعاء و دواع خصوصاً صحیفہ سجادیہ کی دعاء نمبر ۴۵ پڑھے۔
- ۶۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا: جو شخص آخر ماہ رمضان کی شب میں اگر ۱۰ رکعت نماز (مفتاح الجنان میں موجود طریقہ سے) پڑھے، خداوند عالم اس کو معاف کر دیتا ہے اور اس کے ماہ رمضان کو قبول کر لیتا ہے۔
- ۷۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا: جو شخص ماہ مبارک رمضان کی آخری شب میں اس دعاء کے ذریعہ مہینے کو الوداع کہے خداوند عالم اس کو معاف کر دیتا ہے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صَيَاہِیْ لِشَهْرِ رَمَضَانَ
اے اللہ! رمضان کے اس مہینے کے روزے میرے لیے آخری روزے قرار نہ دے

وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَطْلُعَ فَجْرُهُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ إِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لِي.

اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس سے کہ اس رات کی صبح ہو جائے لیکن تو نے مجھے بخش دیا ہو۔
شب عید و روز عید میں نماز مغرب و عشاء، صبح اور نماز ظہر و عصر کے بعد نیز نماز عید کے بعد یہ کہے:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ

خدا بزرگتر ہے خدا بزرگتر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں خدا بزرگتر ہے خدا بزرگتر ہے اور خدا کیلئے
الْحَمْدُ لِلَّهِ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا.
حمد ہے حمد ہے خدا کیلئے اس پر کہ ہمیں ہدایت دی اور اس کا شکر ہے اس پر جو کچھ اس نے ہمیں بخشا۔
یہ تمام اعمال مفتاح الجنان (مولف محدث عباس قمی) سے نقل ہوئے ہیں۔

اجتماعی زندگی کے تقاضے

سماجی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ سماج میں رہنے والے ایک دوسرے کی مدد کریں۔ اور اسی سے معاشرہ کی تشکیل ہوتی ہے اور عدل و انصاف کے ساتھ رہنے کو انسانیت کا نام دیا جاتا ہے۔ ہر انسان کی فطرت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اسے مادی و معنوی پہلو سے رشد و ترقی ملے۔ اچھا کھانا، گھر، گاڑی، وغیرہ جیسی مادی

ضرورتیں ہوں یا بہترین علم طب، مہندسی، فنی، علم دین، وغیرہ جیسی معنوی ضرورتیں ہوں۔ ان سب کو پانے کے لئے ہر شخص کوشاں ہے۔

دنیا اور آخریت کی کامیابی اور سعادت مندی عبادت اور معاملات دونوں پر مجموعی طور سے عمل پیرا ہونے پر منحصر ہے۔ امام زمانہ علیہ السلام کے اس دورِ غیبت کبریٰ میں خداوند عالم نے انہیں ضرورتوں کو پورا کرنے کا نام خوشنودی امام زمانہ علیہ السلام قرار دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے عبادات کے پہلو میں کوئی کمی نہ چھوڑی ہو، لیکن تھوڑے سے لمحہ کے لئے معاملات پر بھی غور کرنا ہوگا، تاکہ سماجی زندگی کا پہلو بھی اپنے میزانِ انصاف پر پورا اتر سکے اور اپنے امام وقت کی خوشنودی کا باعث بنے۔

مسئلہ ۲۹۵: مسلمان پر صلہ رحم واجب ہے اور قطع رحم گناہان کبیرہ میں سے ہے اگر (عام حالات میں) صلہ رحم واجب اور قطع رحم ان گناہان کبیرہ میں سے ہے جس کی سزا آتش جہنم بتائی گئی ہے تو دیارِ غیر اور عالمِ غربت میں جہاں انسان اپنی برادری اور رشتہ داروں سے دور ہوتا ہے خاندان، خاندان سے پکھڑ جاتے ہیں، دینی تعلقات ختم ہو جاتے ہیں اور مادی اقدار کو غلبہ ہوتا ہے، ایسے مقامات پر صلہ رحم کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قطع رحم سے منع فرمایا ہے اور اپنے کلام میں ارشاد فرماتا ہے:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تَفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَ تَقَطَّعُوا

أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى
أَبْصَارَهُمْ ۝

”کیا تم سے کچھ دور ہے اگر تم حاکم بنو تو روئے زمین میں فساد پھیلانے اور اپنے رشتے ناطوں کو توڑنے لگو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور (گویا خود اس نے) کانوں کو بہرہ اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔“

اور امام علی علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَجْتَمِعُونَ وَيَتَوَاسَوْنَ وَهُمْ فَجْرَةٌ فَيَرُدُّهُمْ اللَّهُ
وَإِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَتَفَرَّقُونَ وَيَقْطَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَحْرِمُهُمُ
اللَّهُ وَهُمْ أَتَقِيَاءُ.

”ایک گھرانے والے جو آپس میں اتفاق اور اتحاد سے رہتے ہیں ایک دوسرے سے ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ فاسق و فاجر بھی ہوں تو خدا انہیں رزق و روزی سے نوازتا ہے اور ایک گھرانے والے جو باہمی افتراق اور انتشار کا شکار ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے قطع

تعلق کرتے ہیں وہ متقی و پرہیز گار بھی ہوں تو خدا انہیں رزق و روزی سے محروم کر دیتا ہے۔“ ۱

اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهُنَّ أَبَدًا حَتَّى
يَرَى وَبِأَلْهِنَّ الْبُغْيَ وَ قَطِيعَةَ الرَّحْمِ وَ الْيَسِينَ الْكَاذِبَةَ يُبَارِئُ
اللَّهَ بِهَا وَ إِنَّ أَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَابًا لَصَلَّةَ الرَّحْمِ وَ إِنَّ الْقَوْمَ
لَيَكُونُونَ فُجَّارًا فَيَتَوَاصِلُونَ فَتَنَّمِي أَمْوَالَهُمْ وَ يُقْتُلُونَ وَ إِنَّ
الْيَسِينَ الْكَاذِبَةَ وَ قَطِيعَةَ الرَّحْمِ لَتَنَذَرَانِ الدِّيَارَ بِلَاقِعٍ مِنْ
أَهْلِهَا.

”کتاب علی علیہ السلام میں ہے: تین خصالتیں ایسی ہیں جن کا مرتکب اس وقت تک ہرگز نہیں مرتا جب تک اس کی سزا نہ بھگتے۔ ظلم، قطع رحم اور جھوٹی قسم، جو خدا سے نبرد آزما ہونے کے مترادف ہے۔ خدا کی اطاعتوں میں سے جس کا ثواب سب سے جلدی ملتا ہے وہ صلہ رحم ہے۔ فاسق اور فاجر قومیں بھی جب صلہ رحم کرتی ہیں تو ان کا مال

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۸

بڑھ جاتا ہے اور ثروت مند بن جاتے ہیں اور جھوٹی قسم اور قطع رحم تو
آباد گھروں کو اس کے رہنے والوں سے خالی اور اجاڑ کر رکھ دیتے

ہیں۔“ ۱

مسئلہ ۲۹۶: قطع رحم کرنا حرام ہے اگرچہ وہ رحم (قریبی رشتہ دار) تارک الصلوٰۃ
اور شراب خور ہو اور بعض دینی احکام کو اہمیت نہ دیتا ہو۔ مثال کے طور پر خاتون
ہے تو وہ بے پردہ رہتی ہے اور اس کے سامنے کسی قسم کا وعظ و نصیحت اور تنبیہ
کارگر ثابت نہیں ہوتی۔ (ایسے افراد سے بھی صلہ رحم واجب ہے) بشرطیکہ ان
سے صلہ رحم کے نتیجے میں فعل حرام کی تائید نہ ہوتی ہو۔

ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَفْضَلُ الْفَضَائِلِ: أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ
وَتَعْفُو عَنِّ ظَلَمَكَ.

فضائل میں سب سے افضل یہ ہے کہ جو تم سے قطع رحم کرے تم
اس سے صلہ رحم کرو جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو اور جو تم
پر ظلم کرے اسے معاف کرو۔ ۲

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۷

۲ جامع السعادات للنراقی رحمہ اللہ، ج ۲، ص ۲۶۰

نیز حضور ﷺ نے فرمایا:

لَا تَقْطَعُ رَحِمَكَ وَإِنْ قَطَعْتِكَ.

”قطع رحم نہ کرو اگرچہ وہ تم سے قطع رحم کریں۔“^۱

مسئلہ ۲۹۷: شاید سب سے معمولی عمل جس کے ذریعے ایک مسلمان صلہ رحم کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے قریبی رشتہ داروں کی زیارت کرے اور ان سے ملاقات کرے اور ان کی احوال پر سی کرے اگرچہ دور ہی سے سہی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَعْجَلَ الْخَيْرِ ثَوَاباً صَلَّةُ الرَّحِمِ.

”نیک کاموں میں سب سے جلدی جس کا ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحم

ہے۔“^۲

امیر المؤمنین علیؑ نے فرمایا

صَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَكُونُوا بِالتَّسَدُّيمِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى - وَ

اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

رَقِيبًا.

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۷: من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۴، ص ۲۶۷

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۵۲

”صلہ رحم کرتے رہو اگرچہ سلام کے ذریعے ہی سہی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور خدا سے ڈرو جس کے وسیلہ سے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے رہو اور قطع رحم سے ڈرو بے شک خدا تمہاری دیکھ بھال میں ہے۔“ ۱

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ صَلَاةَ الرَّحْمِ وَالذِّكْرَ لِيَهْوِيَانِ الْحِسَابَ وَيَعْصِيَانِ مِنَ الذُّنُوبِ فَصَلُّوا أَرْحَامَكُمْ وَبَرُّوا إِبْرَاهِيمَ كَمَا كُنْتُمْ وَالسَّلَامِ وَرَدِّ الْجَوَابِ.

”بے شک صلہ رحم اور نیکی (روز قیامت) حساب کو آسان بنا دیتے ہیں اور گناہوں سے محفوظ کرتے ہیں پس صلہ رحم کرتے رہو اور اپنے بھائیوں سے نیکی کرو اگرچہ سلام اور جواب سلام کے ذریعے ہی سہی۔“ ۲

مسئلہ ۲۹۸: بدترین قطع رحم عاق والدین ہونا ہے جن سے خدا نے احسان اور نیکی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۵۲

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۵۵

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۗ إِمَّا
يَبُلُغْنَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا
تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾

”اور تمہارے پروردگار ہی نے تو حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی
عبادت نہ کرنا اور ماں باپ سے نیکی کرنا اگر ان میں سے ایک یا دونوں
تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں (اور کسی بات پر خفا ہوں) تو خیر
دار ان کے جواب میں اف تک نہ کہنا اور نہ جھڑکنا اور (جو کہنا سننا
ہو تو) بہت ادب سے کہنا۔“ ۱

امام علیؑ نے فرمایا:

أَذْنِي الْعُقُوقِ أَفٍ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنْهُ لَنَهَى
عَنْهُ.

”عاق والدین ہونے کا ادنیٰ مصداق یہ ہے کہ اولاد والدین سے اف
کردے اگر خدا کے علم میں جسارت کا اس سے بھی ہلکا انداز ہوتا تو
اس سے بھی منع کرتا۔“ ۲

۱ سورہ الاسراء (۱۷)، آیت ۲۳

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۸

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ أَبِي عليه السلام نَظَرَ إِلَى رَجُلٍ وَ مَعَهُ ابْنُهُ يَبْشَى وَ الْإِبْنُ مَثْكِيٌّ عَلَى
ذِرَاعِ الْأَبِ قَالَ فَمَا كَلِمَةُ أَبِي عليه السلام مَقْتَالَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.
”میرے والد گرامی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ساتھ اس
بیٹا چل رہا تھا اور بیٹے نے باپ کے بازو کا سہارا لیا ہوا تھا۔ اس سے
میرے والد گرامی علیہ السلام اس قدر خفا اور غضبناک ہوئے کہ اپنی
رحلت تک اس شخص (بیٹے) سے بات نہیں کی۔“^۱

نیز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ نَظَرَ إِلَى أَبِيهِ نَظَرَ مَاقَتٍ وَ هُبَا ظَالِمَانِ لَهُ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ
صَلْوَةً.

”جو شخص اپنے والدین کو ایسی حالت میں غضب سے گھورے جب
وہ اس پر ظلم کر رہے ہوں تو خدا اس کی نماز قبول نہیں فرماتا۔“^۲

ان کے علاوہ بھی اس موضوع سے متعلق بہت ساری احادیث موجود ہیں۔^۳

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۹

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۳۴۹

۳ ملاحظہ فرمائیں ”جامع السعادات“ (الترغی و الترغیب)، ج ۲، ص ۲۶۲۔ گناہان کبیرہ، آقائی دستغیب

مسئلہ ۲۹۹: ”عاق والدین“ کے مقابلے میں والدین سے ”نیکی“ ہے یہ عمل ان تمام اعمال سے افضل ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ﴿۳۱﴾

”اور ان کے سامنے نیاز سے خاکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور ان کے حق میں دعا کرو: اے میرے پالنے والے جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے اس طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔“ ابراہیم بن شعیب روایت کرتے ہیں:

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبِي قَدْ كَبِرَ جِدًّا وَ ضَعُفَ فَتَحْنُ
نَحْبَلُهُ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ. فَقَالَ إِنَّ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَتَى ذَلِكَ مِنْهُ
فَأَفْعَلْ وَ لَقِمَهُ بِيَدِكَ فَإِنَّهُ جَنَّةٌ لَكَ عَدَا.

”میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے والد بہت زیادہ بوڑھے اور ضعیف ہو گئے ہیں۔ اگر انہیں کوئی حاجت ہو تو وہ ہم انہیں

ہاتھوں پر اٹھالیتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو اس برتاؤ کو تسلسل سے جاری رکھو۔ اپنے ہاتھ سے ان کے منہ میں کھانے کے لقمے رکھا کرو اس لیے کہ کل (روز قیامت) یہ تمہارے لیے آتش جہنم کے مقابلے میں سپر اور ڈھال ثابت ہو گا۔“^۱

احادیث میں باپ سے صلہ رحم سے پہلے ماں سے صلہ رحم کی تاکید کی گئی ہے۔
امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبٌ؟
قَالَ: أُمَّكَ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمَّكَ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ:
أُمَّكَ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَبَاكَ.

”ایک شخص رسول اسلام ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ میں کس سے نیکی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی والدہ سے پھر پوچھا: اس کے بعد کس سے نیکی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی والدہ سے، پھر پوچھا کس سے نیکی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی والدہ سے، پھر پوچھا اس کے بعد

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۶۲

کس سے نیکی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد سے۔“۱

مسئلہ ۳۰۰: بعض روایات میں بڑے بھائی کا چھوٹے بھائیوں پر حق کا بھی تذکرہ آیا ہے۔ اس کا لحاظ اور تحفظ ہونا چاہیے تاکہ خاندان کے اندر باہمی محبت اور پشت پناہی کا جذبہ مضبوط تر ہو جائے اور غیر متوقع درپیش حالات میں ایک دوسرے کا سہارا ثابت ہو سکیں۔

چنانچہ رسول اسلام ﷺ کا فرمان ہے:

حَقُّ كَبِيرِ الْأَخْوَةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَكَلِدِهِ.

”چھوٹے بھائی پر بڑے بھائی کا حق ایسا ہے جیسے باپ کا بیٹے پر۔“۲

مسئلہ ۳۰۱: بچے کے ولی (باپ اور دادا) یا ان کی طرف سے اجازت یافتہ شخص کے علاوہ کسی اور کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ بچے کے فعل حرام انجام دینے یا ان کے لیے باعث اذیت بننے کی صورت میں ادب سکھانے کی غرض سے اسے مارے پیٹے۔ البتہ ولی اور وہ آدمی جسے ولی نے اجازت دی ہے انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ بچے کو ادب سکھانے کی غرض سے اتنا مارے کہ بچے کے لیے تکلیف دہ نہ ہو اور نہ ہی مار سے بچے کی جلد سرخ ہو اور یہ مار بھی تین دفعہ سے زیادہ نہ ہو اور اس حد تک

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۶۰

۲ جامع السعادات (للرآقی)، ج ۲، ص ۲۶۷

بھی اس صورت میں جائز ہو گا جب تادیب اس کے بغیر ناممکن ہو۔ بنا بریں بڑے بھائی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کو مارے پیٹے مگر یہ کہ وہ اس بچے کا ولی ہو یا ولی کی طرف سے مارنے کی اجازت ہو (اسی طرح) اسکول کے اساتذہ کو بھی کسی صورت میں بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ولی یا اس کی طرف سے اجازت یافتہ شخص کی اجازت کے بغیر شاگرد کو مارے پیٹے۔

مسئلہ ۳۰۲: احتیاط کے طور پر برائی سے روکنے کی غرض سے بالغ لڑکے کو مارنا جائز نہیں مگر یہ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اصولوں کے مطابق اور حاکم شرع کی اجازت سے مارا جائے۔

بزرگوں کی تعظیم

مسئلہ ۳۰۳: رسول اسلام ﷺ نے ہمیں بزرگوں کی تکریم و تعظیم کی ترغیب فرمائی ہے۔

چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ فَضْلَ شَيْخٍ كَبِيرٍ فَوَقَّرَهُ لِسِنِّهِ آمَنَهُ اللَّهُ مِنْ فَوْرَعِ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱ اس فصل سے ملحق استفتاءات ملاحظہ فرمائیں

”جو شخص کسی سن رسیدہ بزرگ کی قدر و منزلت کو سمجھے اور اس کے سن و سال کی خاطر اس کی تعظیم کرے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی ہولناکیوں سے اپنے حفظ و امان میں رکھے گا۔“ ۱

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَعَظَّمَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُؤْمِنِ.

”سفید ریش مومن کی تکریم و تعظیم اللہ کی تکریم و تعظیم ہے۔“ ۲

مسئلہ ۴۰۴: پیغمبر اکرم ﷺ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی متعدد روایات میں مومنین کو ایک دوسرے کی زیارت ایک دوسرے سے محبت کرنے، مومنین کو خوشحال کرنے، مومنین کی حاجت روائی، مومن مریضوں کی عیادت اور ان کی تشیع جنازہ اور آزمائش و آسائش دونوں حالتوں میں ان سے ہمدردی کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ زَارَ أَحَدًا فِي اللَّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي زُفْرَتٌ وَثَوَابُكَ عَلَيَّ
وَكَسْتُ أَرْضِي لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ.

”جو شخص کسی رخ فی اللہ (برادر ایمانی) کی زیارت کرے۔ اللہ تعالیٰ

۱ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال للصدوق عجلتہ اللہ، ص ۲۲۵

۲ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال للصدوق عجلتہ اللہ، ص ۲۲۵

اس سے فرماتا ہے کہ تو نے میری زیارت کی ہے اور تیرا اجر و ثواب
میرے ذمے ہے تیرے لیے جنت سے کم کسی اجر و ثواب پر راضی
نہیں ہوں گا۔“ ۱

امام جعفر صادق علیہ السلام نے خیشمہ سے فرمایا:

أَبْدِعْ مَنْ تَرَى مِنْ مَوَالِينَا السَّلَامَ وَ أَوْصِهِمْ بِتَقْوَى اللَّهِ
الْعَظِيمِ وَ أَنْ يَعُوذَ غَنِيَّتُهُمْ عَلَى فَقِيرِهِمْ وَ قَوِيَّتُهُمْ عَلَى ضَعِيفِهِمْ وَ
أَنْ يَشْهَدَ حَيْثُ هُمْ جَنَازَةً مَيِّتِهِمْ وَ أَنْ يَتَلَقَّوْا فِي بَيْوتِهِمْ
”ہمارے محبوبوں کو ہمارا سلام پہنچا دو اور انہیں وصیت کرو کہ وہ تقوی
الہی اختیار کریں امیر غریبوں کی اور طاقتور کمزوروں کی مدد کریں
زندہ، مرنے والوں کی شہیج جنازہ میں شرکت کریں اور گھروں میں
جا کر ایک دوسرے سے ملاقات کریں۔“ ۲

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۷۶

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۷۶۔ مزید معلومات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: ”باب قضاء حوائج

الہی“، ج ۲، ص ۱۹۲۔ ”السعی فی حاجۃ المؤمن“، ج ۲، ص ۱۹۶۔ اصول کافی

”تفریح کرب المؤمن“، ج ۲، ص ۱۹۹۔

مسئلہ ۳۰۵: ہمسایہ کا حق، رحم (نسبی رشتہ دار) کے حق کے قریب ہوتا ہے اور اس حق میں مسلمان ہمسایہ اور غیر مسلم ہمسایہ یکساں ہیں۔
 رسول اسلام ﷺ نے غیر مسلم کے لیے اس حق کو ثابت فرمایا ہے چنانچہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

الْجِيرَانُ ثَلَاثَةٌ: فَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ حُقُوقٍ حَقُّ الْإِسْلَامِ وَ
 حَقُّ الْجَوَارِ وَحَقُّ الْقَرَابَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ حَقَّانِ حَقُّ الْإِسْلَامِ
 وَحَقُّ الْجَوَارِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ حَقٌّ وَاحِدٌ الْكَافِرُ لَهُ حَقُّ
 الْجَوَارِ.

”ہمسائے تین قسم کے ہو کرتے ہیں: بعض ہمسایے وہ ہیں جن کے (دوسرے کے ذمے) تین حق ہوتے ہیں: حق الاسلام، پڑوسی کا حق اور قرابتداری (رشتہ داری) کا حق۔ بعض وہ ہیں جن کے دو حق ہوتے ہیں حق الاسلام و حق الجوار (پڑوس) اور بعض وہ ہیں جن کا ایک ہی حق ہوتا ہے اور وہ کافر ہے جنہیں ہمسائے کا حق (جوار) حاصل ہے۔“^۱

رسول اسلام ﷺ نے فرمایا:

۱ مستدرک الوسائل، مکتب الحج، باب ۷۲

أَحْسِنُ مُجَاوَرَةً مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا.

”اپنے ہمسایے سے اچھا سلوک رکھو (صحیح) مومن بنو گے۔“ ۱

امیر المؤمنین علیؑ نے ملعون ابن ملجم کی ضربت لگنے کے بعد امام حسن امام حسین

(علیہما السلام) کو ہمسائے کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

اللَّهُ اللَّهُ فِي جِيرَانِكُمْ فَإِنَّهُمْ وَصِيَّةُ نَبِيِّكُمْ مَا زَالَ يُوصِي بِهِمْ حَتَّى
ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُورَثُهُ.

”اپنے ہمسایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا کیونکہ ان کے

بارے میں تمہارے نبی ﷺ نے برابر ہدایت کی ہے اور آپ

ﷺ اس حد تک ان کے بارے میں سفارش کرتے رہے کہ ہم

لوگوں کو یہ گمان ہونے لگا کہ آپ انہیں بھی ارث دلائیں گے۔“ ۲

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ آذَى جَارَهُ.

”جو شخص اپنے ہمسایے کو اذیت دے، وہ ملعون ہے، ملعون۔“ ۳

۱ بحار الانوار، ج ۶۶، ص ۳۶۸

۲ نخب البلاغۃ: صحیح الصالح، ص ۴۲۲

۳ مستدرک الوسائل، ج ۱، باب ۷۲

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُحْسِنْ مُجَاوِرَةً مَنْ جَاوَرَكَ.
”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک نہ
رکھے۔“^۱

حسن خلق

مسئلہ ۳۰۶: مؤمنین اور صالحین کی نشانی یہ ہے کہ رسول اسلام ﷺ کے نقش
قدم پر چلتے ہوئے مکارم اخلاق سے آراستہ ہوں، جن کے بارے میں خود خداوند
تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝

”بے شک آپ عظیم اخلاق پر فائز ہیں۔“^۲

رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

مَا يُؤْذَمُ فِي السِّبْزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ.

”روز قیامت حسن خلق سے بہتر کوئی عمل، میزان عمل میں نہیں

-
- ۱ جامع السعادات، للتراقی، ج ۲، ص ۲۶۸۔ اس فصل سے ملحق استفتاءات ملاحظہ فرمائیں
 - ۲ سورۃ القلم (۶۸)، آیت ۴

ہوگا۔“۱

روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا:

أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُهُمْ إِيْمَانًا قَالَ: أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا.

”مؤمنین میں سب سے افضل ایمان کس کا ہے۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: اس کا ایمان افضل ہے جس کا اخلاق سب سے بہتر ہے۔“۲

ایمانی عہد

مسئلہ ۳۰۷: مؤمنین اور صالحین کی صفات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ قول و فعل

میں سچے ہوں اور وعدہ وفا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ان

الفاظ میں تعریف کی ہے:

إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿۱۰۱﴾

”وہ وعدے کے سچے تھے اور خدا کے رسول اور نبی تھے۔“۳

۱ جامع السعادات، للتراقی، ج ۱، ص ۴۴۳

۲ جامع السعادات، للتراقی، ج ۲، ص ۳۳۱؛ اصول کافی، ج ۲، ص ۹۹؛ وسائل الشیخہ، ج

۱۵، ص ۱۹۸

۳ سورہ مریم (۱۹)، آیت ۵۴

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُفِ إِذَا وَعَدَ.

”جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ جب

کسی سے وعدہ کرے تو اسے پورا کرے۔“

سچ بولنے اور وعدہ کی وفا کرنے کی اہمیت ہمیں سے ظاہر ہوتی ہے کہ بہت سارے غیر مسلم اسلام کے بارے میں اپنا فیصلہ یارائے کا اظہار مسلمانوں کی روش اور انکے کردار کو دیکھ کر کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے مسلمان بہت ہیں جنہوں نے اپنے پسندیدہ کردار کے ذریعے اسلام کو غیر مسلموں کے سامنے بہترین انداز میں پیش کیا اور ان افراد کی بھی کوئی کمی نہیں جو اپنے مذموم کردار کے ذریعے اسلام کو داغدار کرتے ہیں۔

شوہر داری

مسئلہ ۳۰۸: نیک خاتون کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کو اذیت نہ دے، اس سے برا سلوک نہ کرے اور اسے تنگ نہ کرے اور نیک شوہر کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو اذیت نہ دے، اس سے برا سلوک نہ کرے اور اسے تنگ نہ کرے۔
رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

۱ حوالہ سابق اور اصول کافی، ج ۲، ص ۳۶۳

مَنْ كَانَ لَهُ امْرَأَةٌ تُوذِيهِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ صَلَاتَهَا وَلَا حَسَنَةً مِنْ
عَمَلِهَا حَتَّى تَعِينَهُ وَتَرْضِيَهُ وَإِنْ صَامَتِ الدَّهْرَ وَقَامَتْ وَ
أَعْتَقَتِ الرِّقَابَ وَ أَنْفَقَتِ الْأَمْوَالَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ كَانَتْ أَوَّلَ
مَنْ تَرَدُّ النَّارَ

مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ تُوذِيهِ، لَمْ يَقْبَلِ اللهُ صَلَاتَهَا وَلَا حَسَنَةً
مِنْ عَمَلِهَا حَتَّى تَطِيعَهُ وَ تَرْضِيَهُ وَ كَانَتْ أَوَّلَ مَنْ تَرَدُّ النَّارَ ثُمَّ
قَالَ: وَ عَلَى الرَّجُلِ مِثْلُ ذَلِكَ الْوِزْرِ وَ الْعَذَابِ إِذَا كَانَ
مُوذِيًا لَهَا.

”جو خاتون اپنے شوہر کو اذیت دے جب تک وہ اپنے شوہر کی مدد نہ
کرے اور اسے راضی نہ کرے، خدا اس کی نماز کو قبول نہیں فرماتا
ہے اور اس کی کسی نیکی کو قبول نہیں فرماتا ہے اگرچہ وہ زندگی بھر
روزے رکھتی اور نمازیں پڑھتی رہے، راہ خدا میں غلام آزاد
کرے، (راہ خدا میں) خرچ کرے، اور وہی سب سے پہلے جہنم میں
داخل ہوگی۔“

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

وَعَلَى الرَّجُلِ مِثْلُ ذَلِكَ الْوُزْرِ وَالْعَذَابِ إِذَا كَانَ لَهَا مَوْذِيًّا
ظَالِمًا.

”اگر کوئی مرد (شوہر) اپنی بیوی پر ظلم کرے اور اسے اذیت دے
تو اس کا گناہ اور سزا بھی اتنی ہی ہوگی۔“^۱

مسئلہ ۲۰۹: مسلمان کو یہ حق پہنچتا ہے کہ غیر مسلموں سے معلومات لے اور انہیں
اپنا دوست بنائے ان کے ساتھ خلوص سے پیش آئے اور وہ بھی خلوص سے پیش
آئیں۔ دنیوی مسائل اور مشکلات کے سلسلے میں مسلمان، غیر مسلموں سے مدد طلب
کرے اور غیر مسلم بھی مسلمان سے مدد طلب کریں۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ لَمْ
يُخْرِجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَ تُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝۸

”جو لوگ تم سے تمہارے دین کے بارے میں نہیں لڑے بھڑے
اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ان لوگوں کے ساتھ احسان

۱ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: وسائل الشیعہ، ج ۲۰، ص ۱۲۸؛ اور عبدالحسین دستغیب
کی کتاب ’الذنوب الکبیرة‘، ج ۲، ص ۲۹۶-۲۹۷

کرنے اور ان کے ساتھ انصاف سے پیش آنے سے خدا تمہیں منع

نہیں کرتا، بیشک خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“۱

اس قسم کی دوستیوں اور تعلقات سے اگر بھرپور طریقے سے استفادہ کیا جائے تو یہ چیزیں ایک غیر مسلم دوست، غیر مسلم ہمسایہ، غیر مسلم ساتھی اور شریک کو اسلامی اقدار سے آگاہ اور روشناس کرانے کے لیے کافی ہیں اور یہی طرز عمل غیر مسلموں کو پہلے سے زیادہ اس دین مبین کے قریب لاسکتا ہے۔ چنانچہ رسول

گرامی ﷺ نے امیر المؤمنین علیؑ کو مخاطب کر کے فرمایا:

لَيْسَ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِهِ خَيْرُكَ مِنْهَا طَلَعَتْ

عَلَيْهِ الشَّمْسُ مِنْ مَشَارِقِهَا إِلَى مَغَارِبِهَا

”اے علیؑ اس میں شک نہیں کہ اگر خدا تمہارے ذریعے ایک

آدمی کو بھی ہدایت دے تو یہ تمہارے لیے مشرق سے مغرب تک

پوری روئے زمین سے بہتر ہے۔“۲

۱ سورہ الممتحنہ (۶۰)، آیت ۸

۲ مستدرک الوسائل، ج ۱۲، ص ۲۴۱۔ اس فصل سے ملحق استفتاءات ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۳۱۰: یہودیوں اور مسیحیوں اور دیگر اہل کتاب کو اسی طرح اہل کتاب کے علاوہ دوسرے کافروں کو ان مناسبتوں پر مبارک باد دینا جائز ہے جن کا وہ جشن مناتے ہیں جیسے عیسوی سال کے آغاز کی عید، کرسمس اور ایسٹر کا تہوار ہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

مسئلہ ۳۱۱: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایسی عبادتیں ہیں جو شرائط کی موجودگی میں مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْبَعْرِوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۳۷﴾

”اور تم میں سے ایک گروہ (ایسے لوگوں کا بھی) ہونا چاہیے جو
(لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کا حکم دے اور برے
کاموں سے روکے اور ایسے لوگ ہی (آخرت میں) دلی مرادیں پائیں
گے۔“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱ سورہ آل عمران (۳)، آیت ۱۰۴

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۗ يَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

”اور ایمان دار مرد اور ایماندار عورتیں ان میں سے بعض، بعض کے
رفیق ہیں لوگوں کو اچھے کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے
روکتے ہیں۔“

پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا أَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوُا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ، فَإِذَا لَمْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ نَزَعَتْ عَنْهُمْ الْبَرَكَاتِ،
وَسَلَّطَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ نَاصِرٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي
السَّمَاءِ.

”جب تک میری امت کے لوگ امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور
نیکی میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہیں گے وہ خیر و عافیت
سے رہیں گے اور جب ان کو ترک کریں گے تو یہ برکتیں ان سے
چھن جائیں گی اور بعض، بعض پر مسلط کر دیئے جائیں گے اور ان کا

۱ سورہ توبہ (۹)، آیت ۱۷ نیز ملاحظہ فرمائیں سورہ آل عمران، آیت ۱۱۰

زمین و آسمان میں کوئی ناصر و مددگار نہ ہو گا۔“

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے جد امجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَيْفَ بِكُمْ إِذَا فَسَدَتْ نِسَاؤُكُمْ وَ فَسَقَ شَبَابُكُمْ وَ لَمْ تَأْمُرُوا
بِالْمَعْرُوفِ وَ لَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَقِيلَ لَهُ: وَ يَكُونُ ذَلِكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ. كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَمَرْتُمْ
بِالْمُنْكَرِ وَ نَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوفِ؟ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ
يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَ شَرٌّ مِنْ ذَلِكَ، كَيْفَ بِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمْ
الْمَعْرُوفَ مُنْكَرًا وَ الْمُنْكَرَ مَعْرُوفًا.

”اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہاری عورتیں بگڑ جائیں گی اور تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے، تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرو گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ کیا ایسا بھی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا، اس سے بھی بدتر ہوگا۔ اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم برائی کا حکم دو گے اور نیکی سے

روکو گے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! بلکہ اس سے بھی بدتر ہو گا اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب تم نیکی کو برائی کی نگاہ سے اور برائی کو نیکی کی نگاہ سے دیکھو گے۔“ ۱

ان دونوں اہم فریضوں کی اہمیت اور تاکید اس وقت بڑھ جاتی ہے جب نیکی کو ترک کرنے والا اور برائی کا مرتکب فرد آپ کے اہل خانہ میں سے ہو۔ بسا اوقات آپ کے سامنے آپ کے بعض اہل خانہ بعض واجبات کو نظر انداز کرتے ہیں۔ بعض کو دیکھیں گے کہ وہ صحیح وضو نہیں کرتے، تیمم صحیح طریقے سے نہیں کرتے، غسل جنابت صحیح نہیں کرتے، اپنے بدن اور لباس کو صحیح طرح سے پاک نہیں کرتے، نماز میں حمد و سورہ اور دیگر واجب اذکار کو صحیح نہیں پڑھتے، اپنے مال کا خمس اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور بعض اہل خانہ کو دیکھیں گے کہ وہ بعض حرام کام کے مرتکب ہوتے ہیں۔ غیر اخلاقی حرکتیں کرتے ہیں، جو ا کھیلتے ہیں، گانا سنتے ہیں، شراب پیتے ہیں، مردار کا گوشت کھاتے ہیں، ناحق لوگوں کا مال کھاتے ہیں، لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں (ملاوٹ کرتے ہیں) چوری کرتے ہیں، گھر کی کچھ خواتین شرعی پردہ نہیں کرتیں، سر کے بال نہیں چھپاتیں، اور بعض خواتین وضو اور غسل کے موقع پر اپنے

۱ تفصیل وسائل الشیعہ، ج ۱۶، ص ۱۲۲

ناخن سے نیل پالش (کھرچ کر) صاف نہیں کرتیں بعض کو دیکھیں گے کہ وہ شوہر کے علاوہ دوسروں کے لیے خوشبو لگاتی ہیں اور بعض عورتیں اپنے چچا زاد، بھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، دیور جیٹھ، شوہر کے دوستوں سے پردہ نہیں کرتیں (اپنے بال اور بدن نہیں چھپاتیں) اور یہ جواز اور دلیل پیش کرتی ہیں کہ یہ افراد ایک ہی گھر میں ساتھ رہتے ہیں۔ یہ میرے بھائی کی طرح ہیں یا اس قسم کے دوسرے بے بنیاد عذر پیش کرتی ہیں اور بعض اہل خانہ کو دیکھیں گے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں، لوگوں کی غیبت کرتے ہیں دوسروں سے زیادتی کرتے ہیں، فضول خرچی کرتے ہیں، ظالموں کی ان کے ظلم میں مدد کرتے ہیں، اپنے ہمسائے کو اذیت دیتے ہیں۔

جب بھی اس قسم کے خلاف شرع کام دیکھنے میں آئیں تو نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔ اس اہم فریضے کی ادائیگی میں اس کے پہلے دو مرحلوں سے آغاز کریں (پہلے مرحلے میں برائی سے دلی نفرت کریں اور دوسرے مرحلے میں زبان سے نفرت اور کراہت کا اظہار کریں) اگر ان دونوں مرحلوں سے کوئی فائدہ نہ ہو تو حاکم شرع کی اجازت سے تیسرے مرحلے میں داخل ہوں اور برائی کی روک تھام کے لیے عملی اقدام کریں اور اس میں بھی ہلکے قدم سے آغاز کریں اور ضرورت پڑنے پر سخت قدم بھی اٹھائیں۔

اگر اہل خانہ میں سے کوئی شرعی احکام اور مسائل سے جاہل ہو تو اسے احکام کی تعلیم دیں اور اس کی پابندی پر ان کو آمادہ کریں۔

رواداری

مسئلہ ۳۱۲: تمام لوگوں سے رواداری برتننا شریعت کے مستحبات میں سے ہے جس کی دین اسلام نے بہت زیادہ تشویق اور ترغیب دلائی ہے۔

چنانچہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

أَمْرِي رَبِّي بِدَارِ النَّاسِ كَمَا أَمْرِي بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ.

”میرے رب نے مجھے تمام لوگوں سے ویسے ہی رواداری برتننے کا حکم دیا ہے جیسے واجبات کو بجالانے کا حکم دیا ہے۔“

نیز فرمایا:

ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لَمْ يَتِمَّ لَهُ عَمَلٌ: وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنِ مَعَاصِي اللَّهِ وَ خُلُقٌ يُدَارِي بِهِنَّ النَّاسَ وَ حِلْمٌ يَرُدُّ بِهِنَّ جَهْلَ الْجَاهِلِ.

”تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں یہ نہ ہوں اس کا کوئی عمل مکمل نہیں۔ ایک خوف خدا، جو اسے اللہ کی معصیت سے بچائے

رکھے، ایسا اخلاق جس سے وہ لوگوں سے رواداری سے پیش آئے،

ایسا حلم جس کے ذریعہ وہ جاہل کی جہالت کا جواب دے۔“ ۱

رواداری صرف مسلمانوں سے ہی نہیں کی جاتی۔ چنانچہ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ علیہ السلام کوفہ کے راستے میں ایک غیر مسلم شخص کے ہم سفر ہوئے۔ جب یہ غیر مسلم شخص اس مقام پر پہنچا جہاں اس کا راستہ امیر المومنین علیہ السلام کے راستے سے الگ ہو جاتا تھا تو کچھ دیر کے لیے امیر المومنین علیہ السلام اس (غیر مسلم) کے ساتھ چلتے رہے تاکہ اس سے جدا ہونے سے قبل اس کی (اس طرح) مشایعت ہو جائے۔ جب اس غیر مسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے اپنا راستہ چھوڑ کر اس غیر مسلم کے ہمراہ چلنے کی وجہ دریافت کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

هَذَا مِنْ تِمَامِ حُسْنِ الصُّحْبَةِ أَنْ يُشِيخَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ

هَيْئَةً إِذَا فَارَقَهُ، وَكَذَلِكَ أَمَرْنَا نَبِيَّنَا.

”کامل ہمراہی یہ ہے کہ جس ہمراہ سے آپ کا راستہ الگ ہو جائے کچھ

دیر کے لیے اس کے ساتھ چلتے رہیں اور یہ ہمارے نبی کا حکم

ہے۔“ ۲

۱ تفصیل وسائل الشیخہ، ج ۱۲، ص ۲۰۰

۲ تفصیل وسائل الشیخہ، ج ۱۲، ص ۱۳۵

یہ شخص اسلام کی ان تعلیمات کو دیکھ کر متاثر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔ عدل علیؑ کا ایک اعلیٰ نمونہ وہ ہے جسے شعبی نے ایک غیر مسلم کے ساتھ روار کھنے کا ذکر کیا ہے۔ شعبی کہتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المؤمنینؑ بازار تشریف لے گئے جہاں آپ نے ایک نصرانی کو دیکھا جو ایک زرہ بچ رہا تھا۔ شعبی کہتا ہے علیؑ نے اپنی زرہ کو پہچانا اور فرمایا: یہ زرہ میری ہے اور ہمارے درمیان فیصلہ مسلمانوں کا قاضی کرے گا۔ شعبی کہتا ہے اس وقت مسلمانوں کا قاضی شریح تھا۔ حضرت علیؑ نے شریح کو اپنا قاضی تسلیم کیا اور فیصلے کا مطالبہ کیا۔

شریح نے کہا یا امیر المؤمنینؑ! آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ علیؑ نے فرمایا: یہ زرہ میری ہے جو ایک عرصہ پہلے مجھ سے کھو گئی تھی۔ شریح نے نصرانی سے کہا: تم کیا کہتے ہو؟ نصرانی نے کہا: میں امیر المؤمنینؑ کو تو نہیں جھٹلاؤں گا البتہ یہ زرہ میری ہے۔ شریح نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ یہ زرہ نصرانی کے ہاتھ سے نکل سکے۔ کیا امیر المؤمنینؑ کے پاس کوئی گواہ ہے؟ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: شریح سچ کہتا ہے۔ شعبی کہتا ہے کہ نصرانی کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ احکام انبیاء کے ہیں کہ امیر المؤمنینؑ قاضی کے پاس آکر پیش ہوتے ہیں اور قاضی ان کے خلاف فیصلہ دے دیتا ہے۔ یا امیر المؤمنینؑ! خدا کی قسم یہ زرہ آپ ہی کی ہے۔ میں نے لشکر سے نکل کر آپ کا پیچھا کیا اور اسی دوران آپ کے اونٹ سے گر گئی

تھی جسے میں نے اٹھالیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ علی ؑ نے فرمایا: اب جب تم اسلام لے آئے ہو تو یہ زرہ تمہاری ہے۔ (میں تمہیں بخش دیتا ہوں) اس کے بعد آپ ؑ نے اس نصرانی کو صحیح النسل گھوڑے پر سوار کیا۔ شعبی کہتا ہے کہ میں نے (اپنی آنکھوں سے) اس نصرانی کو مشرکین سے لڑتے ہوئے دیکھا۔ یہ ابی زکریا کی حدیث کے عین الفاظ ہیں۔

اسطرح کی امیر المؤمنین ؑ کی اور بھی ایسی داستانیں موجود ہیں جو مغربی ممالک میں آج کے رائج اجتماعی امن وامان اور ضمانت سے متعلق قوانین پر (اسلام کی) تاریخی سبقت کا واضح ثبوت شمار ہوتی ہیں۔ کیونکہ آپ ؑ نے اسلامی حکومت میں مسلمان اور غیر مسلم میں فرق کو روا نہیں رکھا۔ راوی کہتا ہے:

مَرَّ شَيْخٌ مَكْفُوفٌ كَبِيرٌ يَسْأَلُ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ مَا
 هَذَا فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: نَصْرَانٍ فَقَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
 ﷺ اسْتَعْبَلْتُمُوهُ حَتَّى إِذَا كَبِرَ وَعَجَزَ مَنَعْتُمُوهُ. أَنْفَقُوا عَلَيْهِ
 مِنْ بَيْتِ الْبَالِ.

”ایک مرتبہ ایک بوڑھا نابینا لوگوں سے مانگتے ہوئے گزرا تو امیر المؤمنین ؑ نے فرمایا: یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ لوگوں نے کہا: یا

امیر المومنین علیہ السلام یہ ایک عیسائی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم ان سے (برابر) کام لیتے ہو اور جب وہ بوڑھے ہو جاتے ہیں اور کام کرنے سے عاجز آجاتے ہیں تو انہیں (ہر چیز سے) محروم کرتے ہو۔ بیت المال میں سے اس پر انفاق کرو۔ (اس کے اخراجات بیت المال سے ادا کئے جائیں)“

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَإِنْ جَالَسَكَ يَهُودِيٌّ فَأَحْسِنْ مُجَالَسَتَهُ.

”اگر تمہارا ہم نشین یہودی ہو تو اس سے بھی حسن سلوک کرو۔“

مسئلہ ۳۱۳: لوگوں میں صلح کرانے، انہیں ایک دوسرے کے نزدیک لانے اور اختلاف کی خلیج کو کم کرنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ اگر عام حالات میں اس عمل کا اجر و ثواب زیادہ ہو تو دیار غیر میں مصالحت کرانے کا ثواب کتنا زیادہ ہوگا۔ جہاں انسان اپنے گھر بار، اہل خانہ، یار دوست اور دینی معلومات سے دور رہتا ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے ابن ماجم کی ضربت لگنے کے بعد اور شہادت سے کچھ دیر پہلے امام حسن اور امام حسین علیہ السلام کو بہت سی وصیتیں فرمائیں جن میں تقویٰ الہی باہمی نظم و نسق اور مصالحت شامل ہیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

۱ تفصیل وسائل الشیعہ، ج ۱۲، ص ۲۰۱

أَوْصِيكُمْ بِأَوْصِيَاءِ وَوَالِدِي وَأَهْلِي وَمَنْ بَلَغَهُ كِتَابِي بِتَقْوَى اللَّهِ
 وَنَظْمِ أَمْرِكُمْ وَصَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِكُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ جَدَّكُمْ
 ﷺ يَقُولُ: صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ أَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الصَّلَاةِ وَ
 الصِّيَامِ.

”میں تم کو، اپنی تمام اولاد کو، اپنے کنبہ کو اور جن جن تک میرا یہ
 نوشتہ پہنچے سب کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، اپنے
 معاملات درست اور آپس کے تعلقات سلجھائے رکھنا کیونکہ میں
 نے تمہارے نانا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ آپس کی
 کشیدگیوں کو مٹانا عام نماز روزے سے افضل ہے۔“

مسئلہ ۳۱۴: دوسروں کو نصیحت کرنا اور برادران مؤمن کو دی گئی نعمتوں کی بقا کا
 ارادہ (اور تمنا) کرنا انہیں شریا کسی قسم کا آسیب پہنچنے سے کراہت اور ناپسند کرنا اور
 انہیں ایسے کاموں کی راہنمائی کرنا جن میں ان کی سعادت، خیر اور مصلحت ہو خدا
 کے پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔ نصیحت اور اس پر آمادہ کرنے والی روایات
 حد و حصر سے زیادہ ہیں۔ انہی روایات میں رسول اسلام ﷺ کی وہ روایت ہے
 جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

۱ نَجِّ الْبَلَاغَةَ، صِحِّي صَاحِح، ص ۲۱

إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْشَاهُمْ فِي
أَرْضِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِخَلْقِهِ.

”روز قیامت خدا کے نزدیک سب سے عظیم منزلت اس شخص کی
ہوگی جو روئے زمین پر لوگوں کو سب سے زیادہ نصیحت کرتا رہا
ہے۔“^۱

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِيَنْصَحَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ كَنَصِيحَتِهِ لِنَفْسِهِ.

”ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے برادر مؤمن کو اسی طرح نصیحت (خیر
خواہی) کرے جس طرح اپنے نفس کو نصیحت کرتا ہے۔“^۲

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

يَجِبُ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ النَّصِيحَةُ لَهُ فِي الْمَشْهَدِ وَ
الْبَغِيْبِ.

”ہر مؤمن کا دوسرے مؤمن پر فرض ہے کہ وہ سامنے بھی اور عدم

۱ اصول کافی، ج ۲، ص ۲۰۸؛ وسائل الشیخہ، ج ۱۶، ص ۳۸۱-۳۸۲

۲ جامع السعادات، للثراقی، ج ۲، ص ۲۱۳

موجودگی میں بھی اسے نصیحت کرے۔“۱

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

عَلَيْكَ بِالنُّصْحِ لِلَّهِ فِي خَلْقِهِ فَلَنْ تَلْقَاهُ بِعَبَلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ.
”تمہارا فرض ہے کہ تم اللہ کی مخلوق میں بہتر اعمال کی نصیحت کرو
کیونکہ بارگاہ الہی میں پیش کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی عمل
نہیں۔“۲

مسئلہ ۳۱۵: شریعت اسلام میں، تجسس کرنا، مسلمانوں کے پوشیدہ معاملات کو
جاننے کی کوشش کرنا اور ان کے ان معاملات کو فاش کرنا جنہیں انہوں نے چھپا
رکھا ہو، حرام شمار ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ ۖ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا

”اے ایماندارو! بہت سے گمان بد سے بچے رہو کیونکہ بعض بدگمانی

۱ حوالہ سابق

۲ اصول کافی، ج ۲، ص ۱۶۴

گناہ ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے حال کی ٹوہ میں نہ رہا کرو۔“
 امام جعفر صادق علیہ السلام کے صحابی اسحاق بن عمار کہتے ہیں: میں نے امام علیہ السلام کو یہ فرماتے
 سنا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَخْلُصِ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ لَا
 تَذْمُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ
 عَوْرَاتِهِمْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ تَعَالَى عَوْرَتَهُ
 يَفْضَحْهُ وَكَوْفِي بَيْتِهِ.

”اے مسلمان کے وہ گروہ! جو زبان سے تو ایمان لے آیا لیکن
 ایمان خالص اس کے دل میں داخل نہیں ہوا۔ مسلمانوں کی مذمت
 نہ کرو اور ان کی اندرونی باتوں کو تلاش مت کرو اس لیے کہ جو شخص
 لوگوں کی اندرونی باتوں کی کھوج میں رہیگا خدا اس کی پوشیدہ باتوں کو
 ظاہر کر دے گا اور خدا جس کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرے، تو اس کو
 رسوا کر دے گا اگرچہ خود اس کے گھر میں سہی۔“ ۲

۱ سورہ الحجرات (۴۹)، آیت ۱۲

۲ تفصیل وسائل الشیعہ، ج ۱۲، ص ۲۷۵

غیبت

مسئلہ ۳۱۶: غیبت کا مطلب یہ ہے کہ کسی مؤمن کی عدم موجودگی میں اس کا کوئی عیب بیان کیا جائے، چاہے یہ عیب جوئی تنقیص کی نیت سے ہو یا نہ ہو۔ چاہے یہ عیب جسمانی، نسبی، اخلاقی، قول سے متعلق، فعل سے متعلق، دین سے متعلق، دنیا سے متعلق ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور ہو، جو لوگوں سے پوشیدہ ہو نیز فرق نہیں پڑتا کہ زبان سے عیب بیان کرے یا کوئی ایسا کام کیا جائے جو کسی کے عیب کو ظاہر کرے۔^۱

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اس کی مذمت کی ہے اور اس کی ایسی تصویر پیش کی ہے جس سے انسان کی روح اور بدن کانپ جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا يَغْتَبَّ بَعْضُكُم بَعْضًا ۖ أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ
مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ

”اور نہ تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تم اس سے (ضرور) نفرت کرو گے۔“^۲

رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

- ۱ منہاج الصالحین، آقائی سیتانی دام ظلہ، ج ۱، ص ۱۷
- ۲ سورۃ الحجرات (۳۹)، آیت ۱۲

إِيَّاكُمْ وَ الْغَيْبَةَ فَإِنَّ الْغَيْبَةَ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَاءِ فَإِنَّ الرَّجُلَ قَدْ
يَزْنِي فَيَتُوبُ إِلَى اللَّهِ فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ صَاحِبِ الْغَيْبَةِ لَا يُعْفَرُ
لَهُ حَتَّىٰ يَغْفِرَ لَهُ صَاحِبُهُ.

”غیبت سے بچے رہو کیونکہ غیبت زنا سے بھی سخت گناہ ہے اس لیے
کہ انسان اگر زنا کر لے اور اس کے بعد توبہ کر لے تو خدا اس کی توبہ
کو قبول فرماتا ہے، لیکن جو شخص غیبت کرتا ہے خدا سے اس وقت
تک نہیں بخشا جب تک وہ آدمی نہ بخشے جس کی غیبت کی گئی ہو۔“

مومن کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے برادر مومن کی غیبت کو سنتا رہے۔ بلکہ نبی اکرم
ﷺ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی بعض روایات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص کسی کی
غیبت سنے اس کا فرض ہے کہ غیبت کئے جانے والے شخص کی مدد کرے اور غیبت
کرنے سے روکے اور ٹوکے اور اگر وہ نہ روکے تو خدا سے دنیا و آخرت دونوں میں رسوا
کر دیتا ہے اور غیبت سننے والے کا گناہ اتنا ہی ہے جتنا غیبت کرنے والے کا ہے۔ ۲

مسئلہ ۳۱۷: جب بھی غیبت کا ذکر ہو عام طور پر مومن کے ذہن میں ایک اور
اصطلاح آتی ہے جسے اسلام نے حرام قرار دیا ہے اور اس کے مرتکب کی سخت

۱ جامع السعادات، للتراقی رحمۃ اللہ علیہ، ج ۲، ص ۳۰۲

۲ منہاج الصالحین، آقا سید تانی دام ظلہ، ج ۱، ص ۱۷

مذمت کی ہے تاکہ معاشرے کو افتراق و انتشار سے بچایا جاسکے اور وہ اصطلاح چغل خوری ہے۔ مثلاً کسی شخص سے یہ کہا جائے کہ فلاں آدمی نے تمہارے خلاف یہ بات کہی ہے اور دونوں کے تعلقات مکدر کرے یا کدورت کو اور زیادہ بڑھا دے۔ چنانچہ پیغمبر اکرم ﷺ سے روایت ہے:

أَلَا أُنبِئُكُمْ بِشِمَارِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ:
 الْمَسْأُؤُونَ بِالنَّبِيِّمَةِ، الْمَقْرَفُونَ بَيْنَ الْأَحْبَابَةِ.

”تمہیں بتاؤں تم میں سے بدترین شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں میں چغل خوری کرتا پھرتا ہے اور دوستوں میں جدائی ڈال دیتا ہے۔“

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

الْجَنَّةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْبُغْتَائِينَ الْمَسْأِيِّينَ بِالنَّبِيِّمَةِ
 ”نقیبت کرنے والے اور چغل خوری کرنے والوں پر جنت حرام
 ہے۔“

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَقَاكُ الدِّمَاءِ وَلَا مَدْمِنُ لِحْخَرٍ وَلَا مَشَاءُ

بِسْمِ

”اللہ خونریزی کرنے والے شراب بنانے والے اور چغلی خوری
کرنے والے کو جنت میں داخل نہیں فرمائے گا۔“ ۱

بدگمانی

مسئلہ ۳۱۸: اللہ تعالیٰ نے بدگمانی سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ ۚ إِنَّ بَعْضَ
الظَّنِّ إِثْمٌ

”اے ایماندارو! بہت سے گمان بد سے بچے رہو کیونکہ بعض بدگمانی

گناہ ہے۔“ ۲

اس آیت کریمہ کی رو سے کسی مؤمن کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ بغیر کسی واضح
دلیل کے اپنے برادر مؤمن کے بارے میں بدگمانی کرے۔ دل کی باتوں کو خدا کے
علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔ جب تک برادر مؤمن کے عمل کو کسی صحیح پہلو پر حمل کرنا
ممکن ہو اسے صحت پر حمل کرنا چاہیے مگر یہ کہ اس کے خلاف ثابت ہو جائے۔

۱ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال للصدوق رحمۃ اللہ علیہ، ص ۲۶۲

۲ سورۃ الحجرات (۴۹)، آیت ۱۲

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

صَغَمَ أَمْرٌ أَحْيِكَ عَلَى أَحْسَنِهِ حَتَّى يَأْتِيكَ مَا يَغْلِبُكَ مِنْهُ، وَلَا
تُظَنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَحْيِكَ سُوءًا وَ أَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي
الْخَيْرِ مَحْبِلًا.

”اپنے برادر مؤمن کے عمل کو (ہمیشہ) اچھے پہلو پر حمل کرو مگر یہ
کہ کوئی تمہیں اس سے منصرف کر دے (پھیر دے) اپنے برادر
مؤمن کے منہ سے نکلے ہوئے لفظ سے کسی برائی کا گمان نہ کرنا جب
تک اس کو کسی اچھے اور صحیح مطلب پر حمل کرنا ممکن ہو۔“ ۱

فضول خرچی

مسئلہ ۳۱۹: اسراف اور فضول خرچی، یہ دونوں ایسے طرز عمل ہیں جن کی اللہ
تعالیٰ نے مذمت کی ہے۔
ارشاد خداوندی ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿۱۶۱﴾

”اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ خدا فضول خرچ کرنے

۱ تفصیل وسائل الشیعہ، ج ۸، باب ۱۶۱

والوں کو دوست نہیں رکھتا۔“ ۱

دوسری آیت میں فضول خرچی کی مذمت میں فرمایا:

إِنَّ الْمُبْدِرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ
كَفُورًا ۝۲۱

”فضول خرچ کرنے والے لوگ یقیناً شیطانوں کے بھائی ہیں اور

شیطان اپنے پالنے والے کا بڑا ناشکری کرنے والا ہے۔“ ۲

امیر المومنین علیہ السلام نے اسراف (فضول خرچی) کی مذمت میں زیادہ کے نام ایک
مکتوب بھیجا جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا:

فَدَعِ الْإِسْرَافَ مُقْتَصِدًا وَ اذْكُرْ فِي الْيَوْمِ غَدًا وَ اَمْسِكْ مِنْ
الْبَالِ بِقَدْرِ ضَرُورَتِكَ وَ قَدِّمِ الْفَضْلَ لِيَوْمِ حَاجَتِكَ أَتَرْجُو أَنْ
يُعْطِيكَ اللَّهُ أَجْرَ الْمُتَوَاضِعِينَ وَ أَنْتَ عِنْدَكَ مِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ وَ
تَقْلَعُ وَ أَنْتَ مُتَبَرِّعٌ فِي النَّعِيمِ تَنْنَعُهُ الضَّعِيفُ وَ الْأَرْمَلَةُ، وَ
أَنْ يُوجِبَ لَكَ ثَوَابَ الْمُتَصَدِّقِينَ؟ وَ إِنَّمَا الْبُرْءُ مَجْرِيٌّ بِمَا

۱ سورۃ الاعراف (۷)، آیت ۳۱

۲ سورۃ الاسراء (۱۷)، آیت ۲۷

أَسْلَفَ وَقَادِرٌ عَلَى مَا قَدَّمَ.

”میانہ روی اختیار کرتے ہوئے فضول خرچی سے باز آؤ۔ آج کے دن کل کو بھول نہ جاؤ صرف ضرورت بھر کے لیے مال روک کر محتاجی کے دن کے لیے ذخیرہ کرو۔ کیا تم یہ اس لگائے بیٹھے ہو کہ خدا تمہیں عجز و انکساری کرنے والوں کا اجر دے گا حالانکہ تم اس کے نزدیک متکبروں میں سے ہو اور یہ طمع رکھتے ہو کہ وہ خیرات کرنے والوں کا ثواب تمہارے لئے قرار دے گا حالانکہ تم عشرتِ سامانیوں میں لوٹ رہے ہو اور بیکسوں اور بیواؤں کو محروم کر رکھا ہے۔ انسان اپنے ہی کئے کی جزا پاتا ہے اور جو آگے بھیج چکا ہے وہی آگے بڑھ کر پائے گا۔“

راہِ خدا میں انفاق

مسئلہ ۳۲۰: اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک میں راہِ خدا میں انفاق کی دعوت دی ہے اور اسے ایسی تجارت قرار دیا ہے جس کا ٹاٹ کبھی نہ اٹے گا ارشادِ خداوندی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ ۗ لِيُؤْتِيَهُمُ

۱ نَجِّ الْبَلَاغَةِ صَحِيحِي صَالِحٍ، ص ۳۷۷

أَجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ۗ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾

”پیشک جو لوگ خدا کی کتاب پڑھا کرتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے چھپا کے اور دکھلا کے خدا کی راہ میں دیتے ہیں وہ ایسے بیوپاری کا آسرا رکھتے ہیں جس کا کبھی ٹاٹ نہ اٹے گا تاکہ خدا انہیں ان کی مزدوریاں بھر پور ادا کرے بلکہ اپنے فضل و کرم سے اور بڑھا دے گا۔ پیشک وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا اقدر دان ہے۔“

دوسرے سورے میں فرمایا:

مَنْ ذَا الَّذِي يُقرضُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعَّهُ لَهُ وَلَآ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿٣١﴾ يَوْمَ تَرى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ بَآئِنَانِهِمْ بُشْرَاكُمْ الْيَوْمَ جَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۗ ذَلِكَ هُوَ الْقَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٣٢﴾

”کون ایسا ہے جو خدا کو خالص نیت کے ساتھ قرض حسنہ دے تو خدا اس کے لیے (اجر کو) دوگنا کر دے اور اس کے لیے معزز

۱ سورۃ فاطر (۳۵)، آیات ۲۹-۳۰

صلہ (جنت) ہی ہے۔ جس دن تم مومن مرد اور مؤمنہ عورتوں کو دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور دائیں طرف چل رہا ہو گا تو ان سے کہا جائے گا تم کو بشارت ہو کہ آج تمہارے لئے وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ رہو گے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔“ ۱

ایک اور تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے وقت کے ہاتھ سے نکلنے سے پہلے انفاق کی تاکید فرمائی ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَ أَنْفَقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ فَأَصَّدَّقُ وَأَكُنُ
مِنَ الصَّالِحِينَ ۝۱۰ وَ لَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۗ وَ
اللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝۱۱

”اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کر ڈالو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو (اس کی نوبت نہ آئے کہ) کہنے لگے کہ پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی تاکہ خیرات کرتا اور نیکو کاروں میں سے

۱ سورۃ الحدید (۵۷)، آیات ۱۱-۱۲

ہو جاتا اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو خدا اس کو ہرگز مہلت

نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔“ ۱

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو مال پر مال جمع کرتے جاتے، اس کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے۔ ایسے افراد کا اللہ تعالیٰ نے نہایت خوفناک انداز میں تذکرہ فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارٍ جَهَنَّمَ

فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۗ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ

لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿۳۸﴾

”اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے جاتے ہیں اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو (اے رسول ﷺ) ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو جس دن وہ (سونا اور چاندی) جہنم کی آگ میں گرم (اور لال) کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا یہ وہ ہے جسے تم نے اپنے لیے (دنیا میں) جمع کر رکھا تھا تو (اب) اپنے

۱ سورۃ المنافقون (۶۳)، آیات ۱۰-۱۱

جمع کئے کا مزہ چکھو۔“ ۱

امیر المؤمنین علیہ السلام نے اسلام کے عظیم اصولوں کو مجسم کر کے پیش کیا اور اس دنیائے فانی سے کنارہ کشی اور اس کی چمک دمک سے پہلو تہی کرتے ہوئے اس وقت اپنے ہاتھ میں موجود ہر چیز کو راہ خدا میں خرچ کر ڈالا جب مسلمانوں کا بیت المال آپ کے اختیار میں تھا۔ آپ علیہ السلام نے اپنی حالت اور سوچ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

وَلَوْ شِئْتُ لَاهْتَدَيْتُ الطَّرِيقَ إِلَى مُصَنِّئِ هَذَا الْعَسَلِ وَ لُبَابِ
هَذَا الْقُبْحِ وَ نَسَائِجِ هَذَا الْقَزْوِ لَكِنْ هِيَ هَاتِ أَنْ يَغْلِبَنِي هَوَايَ
وَ يَفُودَنِي جَشَعِي إِلَى تَخْيِيرِ الْأَطْعِمَةِ وَ لَعَلَّ بِالْحِجَازِ أَوْ بِالْيَمَامَةِ
مَنْ لَا طَمَعَ لَهُ فِي الْقُرْصِ وَ لَا عَهْدَ لَهُ بِالشَّبَعِ أَوْ أُيَيْتَ مَبْطَانًا وَ
حَوْلِي بَطُونٌ غَرَبِيٌّ وَ أَكْبَادٌ حَرَّاسِيٌّ أَوْ أَكُونُ كَمَا قَالَ الْقَائِلُ:

وَ حَسْبُكَ عَارًا أَنْ تَبَيْتَ بِبِطْنَةِ وَ حَوْلِكَ أَكْبَادٌ تَحِينُ إِلَى الْقِدِّ

”اگر میں چاہتا تو صاف ستھرے شہد، عمدہ گیہوں اور ریشم کے بنے ہوئے کپڑوں کے لیے ذرائع مہیا کر سکتا تھا لیکن ایسا کہاں ہو سکتا ہے کہ خواہش مجھے مغلوب بنا لے اور حرص مجھے اچھے اچھے کھانوں کے

۱ سورة التوبة (۹)، آیات ۲۴-۲۵

لیے چن لینے کی دعوت دے جبکہ حجاز و یمامہ میں شاید ایسے لوگ ہوں جنہیں ایک روٹی کے ملنے کی بھی امید نہ ہو۔ انہیں پیٹ بھر کھانا کبھی نصیب نہ ہوا ہو۔ کیا شکم سیر ہو کر پڑا رہا کروں درآنحالیکہ میرے گرد و پیش بھوکے پیٹ اور پیاسے جگر تڑپتے ہوں یا میں ویسا ہو جاؤں جیسا کہنے والے نے کہا ہے:

تمہاری بیماری کیا یہی کم ہے کہ تم پیٹ بھر کر لمبی تان لو اور تمہارے گرد کچھ ایسے جگر ہوں جو سوکھی روٹی کو ترس رہے ہوں۔“

رسول اکرم ﷺ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی احادیث میں ان اثرات اور فوائد کی تصریح کی گئی ہے جو (روز قیامت کے) متوقع اجر عظیم سے پہلے اسی دنیا میں راہ خدا میں انفاق پر مترتب ہوتے ہیں۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٣١﴾

”روز آخرت کوئی مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد۔“

◆ راہ خدا میں انفاق کرنے والے کو اسی دنیا میں جو حاصل ہوتا ہے اس میں ایک رزق و روزی ہے۔
چنانچہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

۱ | نصح البلاغہ صحیحی صالح، ص ۴۱۷-۴۱۸

اسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ.

”صدقہ کے ذریعے رزق طلب کرو۔“ ۱

◆ راہ خدا میں انفاق کا ایک فائدہ بیماری کا علاج ہے۔ چنانچہ رسول

اسلام ﷺ سے مروی ہے:

دَاوُدَا مَرَضًا كَمْ بِالصَّدَقَةِ

”صدقہ کے ذریعے اپنے مریضوں کا علاج کیا کرو۔“ ۲

◆ صدقہ اور انفاق کا ایک اہم فائدہ درازی عمر اور بری اموات کو ٹالنا ہے۔

امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے:

إِنَّ الْبُرُودَ الصَّدَقَةُ يُنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَيَزِيدَانِ الْعُمُرَ وَيُدْفَعَانِ عَن

صَاحِبَيْهَا سَبْعِينَ مِائَةَ مِنَ الشُّؤْمِ

”نیکی اور صدقہ، فقر اور غربت کو دور کرتے ہیں، عمر کو بڑھا دیتے

ہیں اور نیکی کرنے والے اور صدقہ دینے والے سے ستر بری اموات

کو دور کرتے ہیں۔“ ۳

۱ بحار الانوار، ج ۱۹، ص ۱۱۸

۲ قرب الاسناد للحمیری، ص ۷۵

۳ الخصال للصدوق عجلت اللہ، ج ۱، ص ۲۵

◆ راہ خدا میں انفاق کے فوائد میں سے ایک برکت اور قرض کی ادائیگی ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

إِنَّ الصَّدَقَةَ تَقْضِي الدَّيْنَ وَتَخْلِفُ بِالْبَرَكَاتِ.

”صدقہ قرض کو ادا کر دیتا ہے اور برکت چھوڑ جاتا ہے۔“

◆ انفاق کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ اولاد اچھی جانشین ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَا أَحْسَنَ عَبْدًا الصَّدَقَةَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَحْسَنَ اللَّهُ الْخِلَافَةَ عَلَيْهِ
وَلَدًا مِنْ بَعْدِهِ.

”جو شخص اس دنیا میں احسن طریقے سے صدقہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بعد اس کی اولاد کو خلف صالح بناتا ہے۔“

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

وَلَا أَنْ أَعُولَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَشْبِعَ جُوعَتَهُمْ وَأَكْسَوْ
عَرَابِيَهُمْ وَأَكْفَتْ جُوهَهُمْ عَنِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْجَّ حَاجَّةً
وَ حَاجَّةً وَ حَاجَّةً حَتَّى اتَّهَمِي إِلَى عَشْرَةِ مِثْلَيْهَا وَ مِثْلَيْهَا حَتَّى

۱ تفصیل و مسائل الشیعیہ، ج ۶، ص ۲۵۵

۲ حوالہ سابق، ج ۱۹، ص ۱۱۸

اَتَتْهُ إِلَى سَبْعِينَ.

”ایک مسلمان گھرانے کی سرپرستی (اور غریب نوازی) بھوکے
انسان کو سیر کرنا، بے لباس کولباس پہنانا اور مسلمانوں کی آبرو بچانا،
مجھے ستر (۷۰) حجوں سے زیادہ پسند ہیں۔“^۱

◆ راہ خدا میں انفاق کرنا ایک وسیع باب ہے جس کا اتنی جلدی میں احاطہ
نہیں کیا جاسکتا۔ ۲

مسئلہ ۳۲۱: رسول اسلام ﷺ نے صاحب حیثیت افراد کو اپنے اہل و عیال کے
لیے ہدیہ لے کر جانے اور انہیں خوشحال کرنے کی بہت دعوت دی ہے (اور انہیں اس
عمل پر بہت زیادہ تاکید ہے) ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَاشْتَرَى تَخَفَةً فَحَمَلَهَا إِلَى عِيَالِهِ كَانَ

كَحَامِلِ صَدَقَةٍ إِلَى قَوْمٍ مَحَاوِيَجٍ

”جو شخص بازار جائے اور وہاں سے کوئی تخفہ خریدے اور اپنے اہل
و عیال کو لاکر دے یہ ایسا ہے جیسا ایک محتاج اور ضرورت مند قوم کو

۱ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال للصدوق رحمۃ اللہ علیہ، ص ۱۷۲

۲ مزید معلومات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ”الانفاق فی سبیل اللہ“ للسیّد عز الدین بحر العلوم

کوئی ہدیہ لاکر دیا ہو۔“ ۱

مسئلہ ۳۲۲: جن امور کی طرف شریعت اسلام نے دعوت دی ہے اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی تاکید کی ہے، ان میں سے ایک مسلمانوں کے معاملات (ان کے مشکلات) کو اہمیت دینا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَصْبَحَ وَلَمْ يَهْتَمَّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.
”جس شخص کی صبح اس حالت میں ہو وہ مسلمان کے معاملات اور
مشکلات کو اہمیت نہ دے وہ مسلمان ہی نہیں۔“ ۲

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ.
”جس شخص کی صبح اس حالت میں ہو کہ وہ مسلمانوں کے معاملات
اور مشکلات کو اہمیت نہ دیتا ہو وہ ان میں سے نہیں ہے۔“ ۳
اس مناسبت کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

۱ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال للصدوق رحمۃ اللہ علیہ، ص ۲۳۹

۲ جامع السعادات، للتراقی رحمۃ اللہ علیہ، ج ۲، ص ۲۲۹

۳ حوالہ سابق

جو چاہتا ہے کہ اس ماہ رمضان المبارک میں اُس کا نام مسلمانوں کی فہرست میں شامل ہو جائے، اُسے چاہئے کہ سماجی معاشرے کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ جس کی تائید قرآن کریم بھی کرتا ہے۔ کتاب الہی نے ایمان لانے والوں کی خصوصیتیں یوں بیان کی ہیں:

...يَسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ...

... نیک کاموں میں دوڑ پڑتے ہیں...!

دوسری جگہ پر اس سے زیادہ تاکید کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

...وَالَّذِينَ لِيُبَلِّغُوا مَا اتُّمَّمُوا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ...

خدا کا مقصد یہ تھا کہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں تمہارا امتحان لے،

بس تم نیکوں میں لپک کر آگے بڑھ جاؤ۔ ۲

دین اسلام کا بنیادی مقصد تعلیم ہے۔ سماجی کاموں میں جہاں تک رشد معنوی کی بلندی کا تعلق ہے تو وہ تعلیم و تعلم کا میدان ہے۔ اپنے بچوں کو بہترین اور اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرنا ہم سب کی سماجی ذمہ داری ہے۔

مصطفیٰ آباد کی زرخیز زمین میں ایک اعلیٰ تعلیمی ادارے کی اہم ضرورت ہے۔ اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے خدا اور رسول اللہ ﷺ اور اہلبیت علیہم السلام کی

۱ سورہ آل عمران (۳)، آیت ۱۱۴

۲ سورہ مائدہ (۵)، آیت ۴۹

عنایتوں کے زیر سایہ ولی عصر ہائی اسکول کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس اہم ادارے کا سنگ بنیاد ۲ مارچ ۲۰۱۲ء کو مصطفیٰ آباد میں رکھا جا چکا ہے۔ تمام لوگوں سے اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پُر خلوص گزارش ہے۔

جو حضرات اس اسکول کی تعمیر میں تعاون کرنا چاہتے ہیں وہ مندرجہ ذیل بینک اکاؤنٹ میں رقم جمع کریں۔

کھاتہ کا نام : مدرسہ حضرت ولی عصرؑ مصطفیٰ آباد

بینک کا نام : یونین بینک آف انڈیا

اکاؤنٹ نمبر : 614802010001041

آئی ایف ایس سی کوڈ : UBIN 0561487

برانچ : جلالپور، امبیڈ کر نگر

نوٹ: ہمارے پاس سہم امام کی رقم کو خرچ کرنے کے لئے حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائی سیستانی مدظلہ العالی اور دوسرے مراجع کرام کا اجازہ ہے۔

Contact in Mumbai

Prof. Moulvi Mohammed Razi

Mobile: 09619198812

402/A, Karishma Apartment,

Capt. Sawant Marg, S.V. Road,

Jogeshwari (W), Mumbai - 102.

Mohammad Mahdi Shaikh

Mobile: 09820057012

20/24, Dhabbu Street,

Mumbai 400003

Co-ordination in Village Mustafabad (UP)

Master Mohammed Jawad

Mobile: 09450812092

Vill-Mustafabad,

Dist-Ambedkarnagar, (UP).

Pin-224149.

Contact in Lucknow

Molvi Shafiq Husain Sahab

Mobile: 09839802530

Sajjad Baug, Lucknow (U.P.)